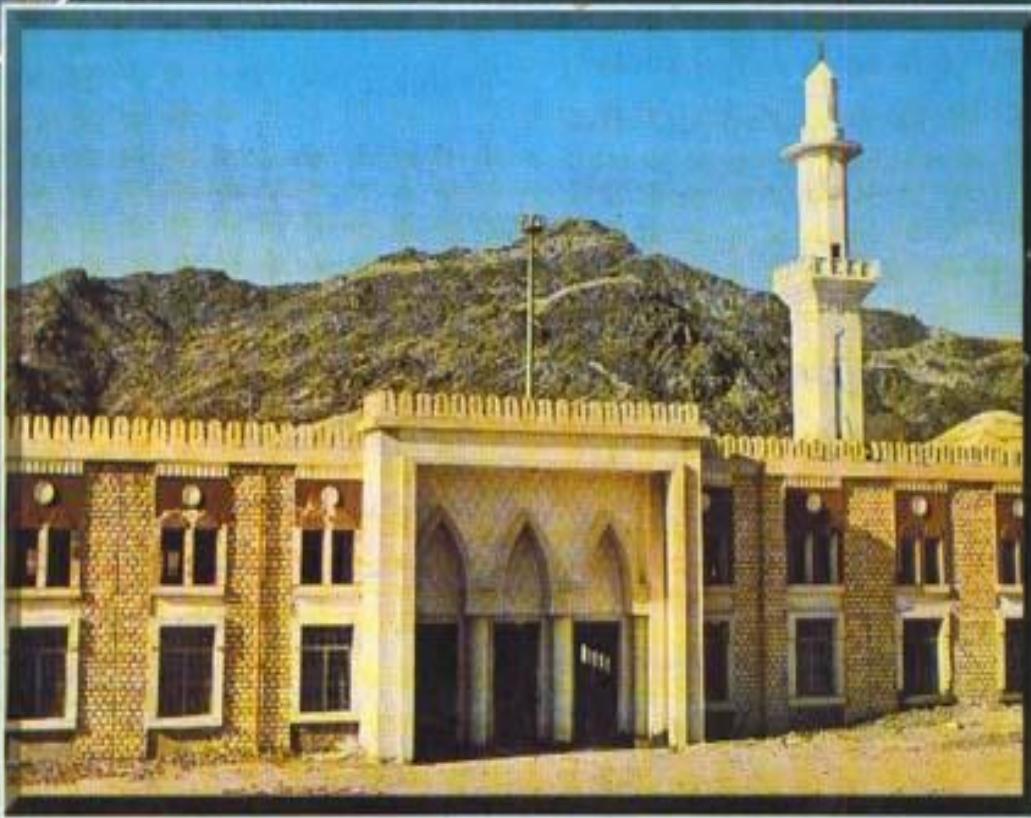
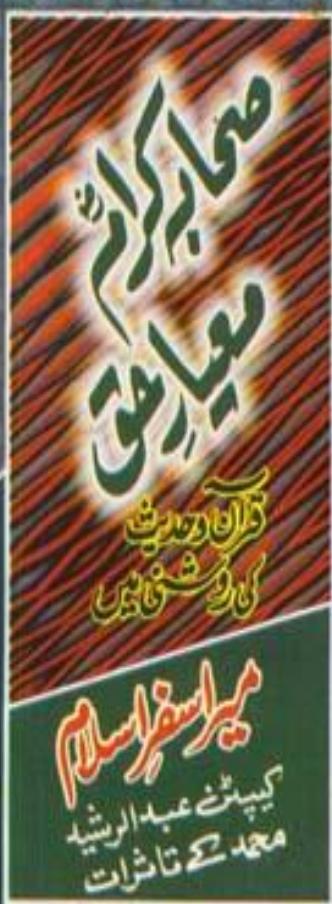
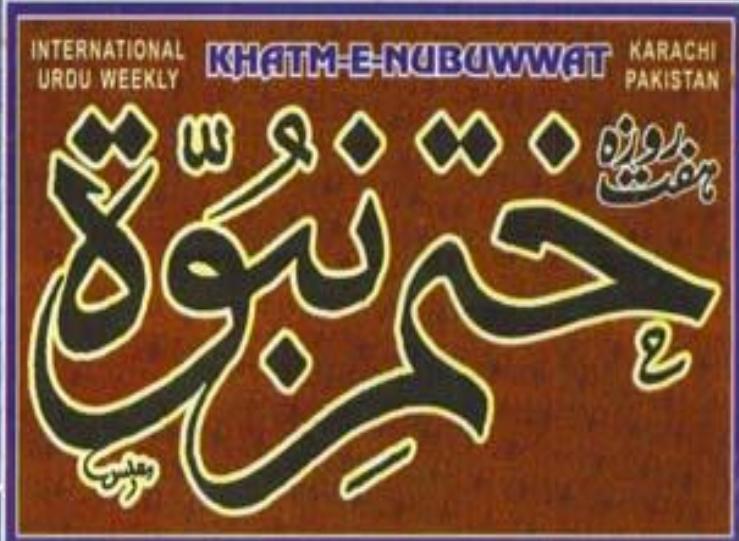


الملحق بخط ختم نبوة کاتب جمیان

# مراتی کا مراتی بیٹا

مرزا طاہر کے ذباخت  
پر فوج کا حملہ؟



دینی تدوین کے حوالے میں پاکستان ہوئے سنبھالنے والے

پیسویں صدی کا ایک اور طرز کا فتنہ

میں ایک بھی نماز پڑھنے تو اس کے لئے حرم ہے کہ اس کی لاش کو چالیس قدم گھینٹا جائے؟  
ج: ..... نمازوں پر حنکار بکریہ گناہ ہے اور قرآن کریم اور حدیث شریف میں ہے نمازوں کے لئے بہت سخت الفاظ آئے ہیں۔ لیکن اگر کوئی شخص نمازوں سے مکرر ہو تو اس کی لاش کی بے حرمتی جائز نہیں، اور اس کا جائزہ بھی پڑھا جائے گا۔ البتہ اگر وہ نمازوں کی فرضیت کا قائل ہی نہیں تھا تو وہ مرتد ہے اس کا جائزہ جائز نہیں۔

غیر شادی شدہ کی نمازوں کا جائزہ جائز ہے:  
س: ..... کتنی لوگوں سے سنابے کہ مرد اگر ۲۲ سال کی عمر سے زیادہ ہو جائے اور شادی نہ کرے اور غیر شادی شدہ ہی فوت ہو جائے تو اس کی نمازوں کی نمازوں پر عالی چاہئے۔ کیا یہ قرآن و حدیث سے صحیح ہے؟ اگر کوئی تعلیم حاصل کر رہا ہو اور شادی نہ کر رہا ہے تو اس کے متعلق تحریر فرمائیں۔  
ج: ..... آپ نے غلط سنابے۔ غیر شادی شدہ کا جائزہ بھی اسی طرح ضروری اور فرض ہے، جس طرح شادی شدہ کا۔ لیکن نکاح عفت کا مخالف ہے۔  
نمازوں کے جواز کے لئے ایمان شرط ہے کہ شادی:

س: ..... اگر کوئی آؤں شادی نہ کرے اور مر جائے تو اس پر جائزہ جائز نہیں اس طرح اگر کوئی عورت شادی نہ کرے یا اس کا رشتہ نہ آئے اور شادی نہ ہو سکے تو کیا اس کا جائزہ جائز ہے؟ آج کل لاکیوں کی بہتات ہے اور بہت سی لاکیوں کی عمر زیادہ ہو جاتی ہے، لیکن ان کا رشتہ نہیں آتا اور ان کا اسی حالت میں انتقال ہو جاتا ہے؟  
ج: ..... یہ غلط ہے کہ اگر کوئی آؤں شادی نہ کرے اور مر جائے تو اس کا جائزہ جائز نہیں یہ کہ جائزہ کے جائز ہونے کے لئے میت کا مسلمان ہو اس شرط ہے۔ شادی شدہ ہو اس کا شرط نہیں۔



مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی وصیت فرمائی تھی۔"

علامہ سیفی نے یہ روایت طبرانی اور خازن کے حوالے سے حافظ تور الدین یقینی نے مجمع الروايات (۲۵-۹) میں یہ ازاں اور طبرانی کے حوالے سے اور حضرت تھانوی نے نشر الطیب میں واحدی کے حوالے سے یہ روایت اُنہیں کی ہے اس کے

الفاظ یہ ہیں: "ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ پر نمازوں پر چھے کا؟ فرملا جب عسل کنہ سے فارغ ہوں، میرا جائزہ قبر کے قریب رکھ کر جوست جانا اول مالک نمازوں پر حصیں کے پھر تم کرو، درگرد کرو، آتے جانا اور نمازوں پر منہج جانا اول الموت کے مرد نمازوں پر حصیں پھر ان کی عمر تسلیم پھر تم توگ۔"

سیرۃ المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں طبقات ابن سعد کے حوالے سے حضرات ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما کا ایک گروہ کے ساتھ نمازوں پر حنفی ایجاد کیا ہے۔

بے نمازوں کی لاش کو گھینٹنا جائز نہیں نہیں۔ اس کی بھی نمازوں کا جائزہ جائز ہے:

س: ..... ہمارے محلے میں ایک صاحب رہتے تھے ان کا انتقال ہو گیا اسیں کسی نے بھی نمازوں پر منہج نہیں دیکھا تھا اس لئے لوگوں نے ان کی لاش کو چالیس قدم گھینٹا اور پھر فادیا بھجے ہوئی جمرت ہوئی ایک ہرگز سے دریافت کیا کہ ایسا کیوں کیا؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ اگر کوئی شخص اپنی زندگی ہے۔ شادی شدہ ہو اس کا شرط نہیں۔

حضور علیہ السلام کی نمازوں کا جائزہ کس نے پڑھائی تھی؟

س: ..... نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نمازوں کی نمازوں کی تھی؟ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نمازوں کا جائزہ کس نے پڑھائی تھی؟ برادر کرم جواب عنایت فرمائیں کیونکہ آج کل یہ مسئلہ ہمارے درمیان کافی حشک باعث نہ ہوا ہے۔

ج: ..... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نمازوں کی نمازوں کا عالم و متور کے مطابق جماعت کے ساتھ نہیں ہوئی۔ اور نہ اس میں کوئی مام نہ۔ ان ائمۃ وغیرہ اہل سیر نے نقل کیا ہے کہ تجیہز و تخفیف کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جائزہ مبارک بجزہ شریف میں رکھا گیا۔ پہلے مردوں نے گروہ درگرد نمازوں پر مسیحی پھر عورتوں نے پھر بخوبی نے۔ حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نشر الطیب میں لکھتے ہیں:

"اور ان ماجد میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا جائزہ تیار کر کے رکھا گیا تو اول مردوں نے گروہ درگرد ہو کر نمازوں پر مسیحی پھر عورتوں نے پھر بخوبی آئے اور اس نمازوں کو کوئی مام نہیں ہوا۔"  
(تقریب ۲۲۲ ص ۲۷۷)

علامہ سیفی الروضۃ الانف (۲۷۷ ص ۳۶۷) میں لکھتے ہیں: "یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیت تھی اور ایسا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حرم ہی سے ہو سکتا تھا ان

**سید**

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری  
قاضی احسان احمد شجاع آبادی  
مولانا محمد علی جالندھری  
مولانا الال حسین اختر  
مولانا سید محمد یوسف بنوری  
مولانا محمد حبیث  
مولانا مفتی احمد الرحمن  
مولانا محمد شریف جالندھری

**عمر زادت**

مولانا داکٹر قبید الرزاق اسکندر  
مولانا عبد الرحیم اشقر  
مولانا مفتی محمد جمیل خاں  
مولانا نازدیر احمد توہنسوی  
مولانا سعید احمد جلال پوری  
مولانا منظور احمد الحسینی  
مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی  
مولانا محمد اشرف کھوکھر

**سرکاری پنجہ****محمد انور راتا****قاولی شہر**

حشمت حبیب ایڈو وکیٹ

کپیٹر لائبریری

لائیٹری ترین

آرشد خرم فیصل عرفان

اسدن آفس

35 STOCKWELL GREEN  
LONDON SW9 9HZ, U.K.  
PHONE: 0171-737-8199



مددیور اعلیٰ،

سرپرست۔

حضرت رحمۃ الرحمٰن رحمۃ السیٰنی

مددیور

مولانا اللہور سیانی

حضرت رحمۃ الرحمٰن رحمۃ السیٰنی

ناائب مددیور اعلیٰ،

مولانا نور الدین جالندھری

**اس شہارے میں**

- 4 آئین کی مطلق تحریکیت دو اسلام سے حلق آئیں رام (ورب)
- 6 گوسی صد کا ایک در خرہ کر (جانب حافظہ ہوں)
- 8 ایک خاموش گل (نامہ خرسی)
- 9 میلے مرزا ہبیل کوچہ بڑے کی ٹھل میں رکھا (کثر ظرف اقبال نوکر)
- 11 مدینہ مدنیہ کے چالنک سکھر شیخا کائن پوس غربی ہائی (بہ شفت قریش سام)
- 12 مرالی گی کارالی پوچا (مرزا طاہر افی زبان کرانی) (کراش عنان)
- 13 محلہ کرم میدان (قرآن داحد بیٹ کی روکی میں) (مولانا مخفی گورا)
- 16 سر اسلام (کپیٹن میرال شید حم)
- 18 اسلام میں گورت کامتاں (چہدلت حضرت مولانا محمد علی جالندھری)
- 23 اخہ گنبد

**ذریعہ اون بیرونی ملک**

امریکہ، کینیڈا، اسٹریلیا، ۹۰ لاکروپ، افریقہ، ۷۰، ڈالر  
 سعودی عرب، مخدود عرب امارات، بھارت، مشرق و مغرب، ایشیائی ممالک، ۶۰ امریکی ڈالر

**ذریعہ اون ملک** ای ٹیکٹ، ۱۵۰ روپے سالانہ، ۱۵۰ روپے شماں، ۱۲۵ روپے سماں، ۵ روپے  
 چیک / ڈرافٹ بنام هفت روز ختم نبوت، نیشنل بنک پیمانہ منائش  
 اکاؤنٹ نمبر ۹۲۱۴/۹ کراچی (پاکستان) اس سال گرین

**مکونی دست**

حضرت رام روڈ، اسلام

فون: ۰۱۳۱۲۲۴-۵۸۳۲۸۴، فکس: ۰۱۳۲۲۶۶

**لائیٹری دست**

جامع مسجد باب الرحمٰن (الرست)

لائیٹری دست، ۸۰۳۲۷، فکس: ۰۱۳۲۰۴۸۰۳۲۷

ناشر اعریضاً لرٹریں جالندھری طابع اسیڈ شاپس مطبع، القادر پرنٹنگ پریس مقام اشاعت، جامع مسجد باب الرحمٰن پریس

# آئین کی معطلی، قادیانیت اور اسلام سے متعلق آئینی ترا میم

نواز شریف نے گزشتہ دور حکومت میں عرب مجاهدین کو گرفتار کیا اور مغربی مجاهدین کو پشاور سے گرفتار کر کے مرکے خواہ کیا جمال پر فوری طور پر ان مجاهدین کو پھانسی کی سزا دی گئی اور جہاد افغانستان میں حصہ لینے کی پاداش میں ان کو زندگیوں سے ہی محروم نہیں کیا بلکہ ان کے الٹ خانہ کی زندگیاں اجیرن کر دی گئیں۔ اللہ تعالیٰ کو اس پر اغا غصب آیا کہ نواز شریف اکثرت کے باوجود اقتدار سے ذلت و خواری کے ساتھ الگ کر دیئے گئے اور ایسے ایسے اقدامات عائد ہوئے کہ (الامان والخیث) نواز شریف بڑے بڑے وکلا کے سارے پریم کورٹ گئے اور وکلائے دلاکل کے ذمہ لگادیئے اور پریم کورٹ نے ان کی حکومت خال کر دی۔ بڑے خوش خوش دوبارہ بر اقتدار ہوئے لیکن جس سے اللہ تعالیٰ ہر ارض ہو جائے، اس کے اقتدار کو کون چاہلاتا ہے؟ اپنے ہاتھ سے استغفار کیا اور کوچ اقتدار سے ذلت و خواری کے ساتھ لٹکے اور ایسے لٹکے کہ انتخابات میں ذلیل ہوئے اور بے نظیر کی غیر شرعی حکومت ان کی وجہ سے مسلط ہوئی۔ بہر حال ڈھائی سال اللہ تعالیٰ کی طرف سے زیرِ بحکمت رہے اور قوم سے معافی مانگتے رہے۔ بعد ازاں بے نظیر کی غیر شرعی حکومت فاروق نخاری نے ختم کی اور گران حکومت کے زیر گرانی انتخابات کا جھرو پھیر کر نواز شریف کو بر اقتدار لایا گیا۔ انتخابات کے موقع پر اسلام اسلام کا ہام لیتے نہیں تھکتے تھے؛ لیکن اقتدار کی کرسی پر بر اجانب ہوتے ہی ایسی اسلام دشمنی شروع کی اور امریکہ کی غلامی کا آغاز کیا کہ بڑے بڑے امریکی غلام پہنچپھے رہ گئے۔ جمع کی چھٹی ختم کی نسودی نظام کو تحفظ دیا، نسودی اسکم شروع کی اور اس کا تمام روپیہ خرد رہ بھی کر لیا اور اس کے بعد اسلام دشمنی اور امریکہ کی محبت کا جو عمل شروع کیا اس نے روز بروز پاکستان کی عزت و دو قاروں کو رکھا۔ کارگل کے محاذ پر نواز شریف نے ملک کی لیا ہی ڈبودی اور جیتی ہوئی بازی ایسی ہاری کہ آج تک اس کا زخم ہمراہ نہیں جا سکا۔ کارگل پر مسلمانوں کو اور پاکستانیوں کو ذلیل کرنے کے بعد نواز شریف ایسے اسلام دشمنی پر اترے کہ ملک میں خان جنگی کرانے کا عمل شروع کر دیا۔ جہادی قوتوں کے خلاف ہر مرطے پر پر دیگنڈہ اور کارروائیاں شروع کیں کیونکہ جہادی قوتوں نے کارگل کے مسئلہ پر نواز شریف کے اقدام کے خلاف احتجاج کیا تھا، ان کی بات تسلیم کرنے سے انکار کر دیا تھا بہر حال جہادی قوتوں کے بعد دینی مدارس کے خلاف نہم شروع کر دی اور نواز شریف دور میں یہ حالت ہو گئی کہ ہر درسہ ہر وقت پریشان رہتا کہ کب پولیس چھاپے مارے، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بیک کو نہیں ٹھاگیا اور اس کے مرکزی دفتر پر بھی چھاپے مارا گیا۔ مولانا محمد امین صدر کے صاحبزادے کو گرفتار کر کے قتل اور ذاکر کے کیس میں ملوث کر دیا گیا، تمیں سو سے زائد سنی مسلمانوں اور نوجوانوں کو پولیس مقابلے میں شہید کر دیا گیا، آخری اطلاعات یہ تھیں کہ درے سے اسلحہ خرید لیا گیا تھا جو کہ مدارس پر ملنوں کے لئے استعمال ہوتا، اس کے ساتھ اچانک پہلے شباز شریف نے طالبان کے خلاف بیان دیا کہ یہ پاکستان میں دہشت گردی کر رہے ہیں، دوسرے دن وزارت خارجہ اور خود شباز شریف کے ترجیhan نے تردید کی لیکن اس کے دوسرے دن نواز شریف نے اس الزام کو دھرا دیا، ایم ایلو مین ملائم نے بہت ہی دردناک انداز میں اس کی تردید کی لیکن نواز شریف فرعونیت کے نشہ میں کوئی بات سننے کے لئے تیار نہیں تھا اور فرعونیت کے نشہ میں ایسا مست ہوا کہ بڑی فوج کے کمانڈر کو بر خاست کر کے قتل کرنے کی کوشش کی، لیکن فوج نے مراجحت کر کے نواز شریف کو

ایوان وزیر اعظم سے ایوان جیل میں بھج دیا اور اب نواز شریف مختصر ہے کہ خدا کی پکڑ کیا تھا وہ دکھاتی ہے؟ نواز شریف صاحب دینی مدارس کو تباہ کرنے طالبان کو جاہ کرنے اسامدہ بن لادن کو جاہ کرنے اور اب افواج پاکستان کو جاہ کرنے کے پاکستان کے مسلمانوں کو ہندوؤں کی غلامی میں دینا چاہتے تھے۔ مولانا عبد الصمد ہائی شریف نے "تحفظ دینی مدارس کا نفرنس"، کراچی میں دعا کی تھی کہ اے اللہ نواز شریف کی قسم میں ہدایت نہیں تو اس کو فوری طور پر جاہ کروئے، خدا تعالیٰ کی پکڑ بہت سخت ہوتی ہے بیرون نواز شریف ایسے گئے کہ اپنے ساتھ اسلامیان "گورنر ز" حکومت اور آئین دغیرہ سب لے گئے اور اس وقت آئین ممعطل ہے۔ صدر پاکستان جانب محمد رفیق تاریخ صاحب آئینی عمدہ پر قرار دھتے ہوئے پاکستان کے نظم کے لئے عبوری آئین کے احکامات جاری کر رہے ہیں، آئین کے ممعطل ہونے سے سب کو تشویش ہے، جمیعت علماء اسلام کے مولانا عبد الغفور حیدری اور حافظ حسین احمد نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ شیع الشانع مولانا خواجہ خان محمد صاحب سے ملاقات کی اور اس پر تشویش کا انہصار کیا کہ کہیں قادیانیت سے متعلق تراجمیم کو ختم نہ کر دیا جائے۔ اس کے بعد مجلس شوریٰ کا اجلاس ہوا جس میں ایک قرارداد کے ذریعے حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ وہ آئین کے ممعطل ہونے کی صورت میں ایک عبوری حکم نامہ جاری کرے، جس میں قادیانیت سے متعلق تراجمیم اور اسلام سے متعلق تراجمیم کو تحفظ دیا جائے۔ قادیانی دراصل ایسے موقع پر فائدہ اٹھاتے ہوئے گز بڑا کرنے کے لئے چور دروازے سے داخل ہونے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس لئے ہم جزل پر وزیر مشرف اور صدر پاکستان سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ فوری طور پر ایک حکم نامہ جاری کریں جس کے تحت ان قوانین کو تحفظ دینے کا اعلان ہوتا کہ مسلمانوں کی تشویش دور ہو اور قادیانی کسی قسم کی شرارت نہ کر سکیں۔

## عبوری حکومت میں قادیانیوں کو شامل نہ کیا جائے

گزشتہ دور میں جب گمراہ حکومت قائم کی تھی تو سنده سے کنو اور لیں قادیانی کو وزیر، نایاب گیا، جس نے ہر جگہ قادیانیت کی تبلیغ کی۔ مسلمانوں نے بھر پر احتجاج کیا اور کئی مظاہرے اور ریلیاں لئیں، لیکن ممتاز بخواز گیا، سائنٹ صدر فاروق اخباری صاحب سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا فد بھی ملائکہ اور صوبوں میں وزراؤ اور مشیروں کا تقریر ہوا ہے اندیشہ ہے کہ پھر کہیں قادیانی چور دروازے سے ان وزارتوں میں داخل نہ ہو جائیں اس لئے ہم جزل پر وزیر مشرف اور سنده کے گورنر اور کورنیٹر سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ اس بات کا خیال رکھیں اگر کوئی قادیانی وزیر یا مشیر ہی گیا تو پاکستان کے لئے بہت زیادہ خطرات ہوں گے اور نہ ہی طبق موجودہ حکومت سے بد ظن ہو جائے گا پھر قادیانی اپنے منصب سے فائدہ اٹھا کر قادیانیت کی تبلیغ کریں گے، جس طرح سر ظفر اللہ قادیانی نے تمام سفارت خانوں کو قادیانیت کی تبلیغ کا، ہدایا تھا، کراچی میں قادیانیت کا جلسہ وزیر خارجہ نے کر لیا اس میں سر ظفر اللہ قادیانی نے اسلام کو مردہ مذہب قرار دیا اور قادیانیت کو زندہ مذہب۔ گزشتہ دور حکومت میں کنو اور لیں کو مرزا طاہر نے مبارکباد کا خط لکھا تھا۔ عرض یہ ہے کہ قادیانیت کا ہر فرد اپنے منصب سے ناجائز فائدہ اٹھاتا ہے۔ پی آئی اے میں قادیانی مفت لڑپچھر ملکوں میں بھجتے ہیں، مسلمان پاکٹ کو کامیاب ہونے نہیں دیتے، وہی آئی پی فلاٹ میں مدینہ منورہ مسجد نبوی اور مکہ مکرمہ جا کر پاکستان کو بدہام کرتے ہیں۔ وزیر میں کہ بھی شرارت کریں گے اس لئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مطالبہ کرتی ہے کہ وزارتوں کی تکمیل میں کسی قادیانی کا تقریر نہ کیا جائے، ورنہ مسلمان ان کے خلاف بھر پر احتجاج کریں گے اور فوجی قوانین کی کوئی پاسداری نہیں ہوگی۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کے سامنے ہر چیز قربان ہے، کسی قادیانی کو وزیر یا مشیر ہونے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔

# بیسویں صدی کا ایک اور طرزِ کفتنه

مُل کرتے ہوئے ایک بدھ پر ایک پلٹ فارم پر جس ہو کر اسلام کو غائب کریں اس لئے پاکستان میں بھی اگر بڑیوں نے مسلمانوں کے عقائد کا جائزہ لکھنے کے لئے اور مسلمانوں کی وحدت کا شر ازوں تحریر نے کے لئے کلی فتویں کو اپنی بیان کو کہ سے جنم دیاں فتویں میں سے فی نہاد ایک خلڑا ک اور مذاہلہت فی الدین کے مترافق فتنہ اگر بڑی کاغام ریاض احمد گورنٹانی ہے اس شخص نے امت مسلم کے سلاہ اور مسلمانوں کو گرفرو کرنا ان کے عقائد خراب کرنا اپنی حیات کا جزو لا یتک ملیا ہے۔

ریاض احمد گورنٹانی ابھی سرفوشان اسلام کا بانی ہے اور یہ کہہ دیتے سے مختلف فتویں کا مٹی و مرکز ہوا ہے اس کا حقیقی مقصد اگر بڑی کی پا کریں کہ ان کے باطل نظریات کا پرچار کرنا ان کے کھنپ پر سادہ اور مسلمانوں کے نظریات و عقائد کو منی میں ماہا اور امت مسلم میں درلا ہیں ڈالا ہے۔ یہ شخص اپنے باطل اور گرفروں کی تبلیغ کر کے نہ جانے کتنے ہی سادہ اور مسلمانوں کو گرفرو کر دکا ہے، کتنے ہی لوگوں کے عقائد خراب کر کے انہیں گرفروں کی اندر ہر گرفروں میں پنچا ڈکا ہے اس بھایاک کردار کے مالک شخص نے اپنے چیلوں اور مریدوں کے درمیان اپنے متعلق عجیب قسم کے خیالات اور پروپیگنڈے کے لئے ایک خلڑا ک اور موزی فتنہ قabilی کے ہم صدقے پاکستان و جو دیں آیا میں دین و شش قتوں کو سے اگر اب جس کا بانی ایک گرفرو شخص غلام احمد قادریانی کیا گوارا ہے سلکا خاک مسلمان دین و شریعت پر

فاجس نے نبوت کا دعویٰ کر کے بعد مسلم کو جملہ سے ہائیکارہ چالا لور بڑی ذہنیت سے جملہ بھی عبادت کے منسخ ہوئے کافتوںی جباری کیا اور اس طرح مکار و عیار اگر بڑی مسلمانوں کو قرآن و حدیث کی تعلیم سے بندو ش کرنے کے لئے دیگر کلی فتویں پنجے گلاسے اور مسلمانوں کو خلابی کے ذات آمیز سائے سے ہمکارہ کرنا چاہا جس کی بدولت سمور مکاریوں اور زیادتیوں کے باوجود اگر بڑی صحیح العقیدہ مسلمانوں کے دلوں سے حریت کے دعیتے فلٹے کون بھحاکا کیونکہ ان فرنگیوں سے مقابلہ کرنے والے وہ علماء یونہ تھے کہ جن کے رُگ و پے میں اسلام کی

**تحریر: حافظ محمد ہارون (میر پور خاص)**

محبت کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی بوسختافت کے کوہ گری تھے توکل علی اللہ جن کا سرمایہ تھا صبر علی المصائب جن کی فطرت تھی نجرأت و ہمدردی کے جو کوہ ہمالیہ تھے جن کے دلوں اور دینی ترب کے سامنے خواہاں نہاد کے تیزی سے سرخ کرو گئے تھے جن کا اس بارگاہی زری کے سوا کہیں ثم نہ ہو سکا خالق عظیم انسانوں نے تمام ز مصائب و آلام کے آفات کی جملہ ہے وہی خوچکاں کرنوں کو سہ کر فرنگیوں اور گرفروں کا سباب کیا۔

ایسے لوگوں کی قربانیوں اور دلوں کے صدقے پاکستان و جو دیں آیا میں دین و شش قتوں کو کہلیا گوارا ہے سلکا خاک مسلمان دین و شریعت پر

ہر گام پر اوهام کی دیواریں ہیں ہر چند طرف جملہ کی للاکاریں ہیں جس رو سے بلاحتا ہوں مددات کی طرف ہر موزی پر احتقون کی تکواریں ہیں جس وقت اگر بڑی نہ صفر پر اپنے خونی پنجے گلاسے اور مسلمانوں کو خلابی کے ذات آمیز سائے سے ہمکارہ کرنا چاہا جس کی بدولت سمور جور و جفا کے وہ پلاڑائے کہ جس میں بے شکریوں کو تیزی کی دلہنیز پر لا کھڑا کیا ہزا رہا اور قتوں کو جوہہ ملدا ہے تھا اتعدا خاندانوں کو قس سر کر ڈالا لا جھوہ انسانوں کو اپنی خونی عینیوں تک رومنڈا لائیزروں ملنا کو تجسس دار پر لکھا ڈیں اس کے بعد جو دیجی غلام اگر بڑی مسلمانوں کے قلوب سے جذبات حریت نہ اکل کا لور فرنگیوں کی ان زیادتیوں کو دیکھتے ہوئے نوجوان اسلام کے سینوں میں جنبہ جملہ خاہیں بارے نہ کھوار فرنگی گرفروں کو موت کی تیز تکوڑا اپنے سر دل پر رقص کرتی نظر آئے گی تو مکار اگر بڑی نے دوسرا پیشتر ابلاور مسلمانوں کے عقائد پر ڈال کرنے کی سازشیں تیار کیں۔

”فاقت کش ک ک موت سے ذرا نہیں ذرا روح گڈا اس کے بدن سے اکل“ وہ جس کے نتیجے میں جنبہ جملہ کو مٹانے کے لئے ایک خلڑا ک اور موزی فتنہ قabilی کے ہم صدقے پاکستان و جو دیں آیا میں دین و شش قتوں کو سے اگر اب جس کا بانی ایک گرفرو شخص غلام احمد قادریانی کیا گوارا ہے سلکا خاک مسلمان دین و شریعت پر

## فرقانِ حمید

(سجاد مرزا ..... گجرانوالہ)

"ورلذ آرڈر" بے حقیقت میں یہ فرقانِ حمید  
بے مکالم الحمد سے والناس بکھرے روشنی!

اس کے اک اک حرف میں ہیں حکمتیں یہی حکمتیں  
علم و انس کے خزانوں سے ہے ہر سورۃ بھری

ہو نہیں سکا کسی صورت ہمیں کوئی مال!  
اس کے احکامات پر گزرے جو اپنی زندگی

گز ارادہ ہو کسی کا راوی سیدھی پر پڑے  
رہنمائی کے لئے موجود ہے یہ آج بھی!

پڑھ رہے ہیں پوداہ صدیوں سے اسے جن و بڑ  
ضم ہو سکتی نہیں تاہم اس کی ہازگی!

ہے یقین کامل اسے کوئی بدل سکتا نہیں!  
جس سمجھنے کی حکماۃ خود ہو ذاتِ سردی

ہے خداۓ پاک کا سجاد مرزا پر کرم  
درست میں کیا اور کیا میرا تھن کیا شاعری؟

کے تمام پہلوؤں پر حاوی ہے اس میں کسی قسم کی  
کوئی شک و شبه کی ممکنگش نہیں اب ہے بھی کامیابی  
ملے گی ہدایت ملے گی وہ خالق قدوس کے ہاں  
کر ده نظامِ اسلام پر عمل کرنے سے ملے گی اور نظامِ  
اسلام کے ہر ہر پہلو کو شارح علیہ السلام محمد علی  
صلی اللہ علیہ وسلم نے مکھول کھول کر بیان کر دیا ہے  
اب جو اس نظام سے سرکشی کرے گیا کسی کا عقیدہ  
نظامِ اسلام سے ہٹ کر ہو گا اس کا اسلام سے کسی  
قسم کا کوئی تعلق نہیں ہو سکتا یوں کہ اسلام کی حقیقی  
تعلیم اور صحیح عقیدہ وہ دریا ہے جو کبھی انہار غمیں  
بدلتا اور کبھی پیاپا نہیں ہو سکتا اور جب تک انسان  
کے عقیدے کا دریا صحیح رخ پر ہتراء ہے تو کوئی خطرہ  
نہیں اگر عقیدے میں فساد آگیا تو گیا دریا نے اپنا  
رخ بدل دیا اور اس میں اکبِ صافی کے جائے گدلا  
پانی بنتے لگا۔ اور آج اس شخص کے عقیدے میں وہ  
گدلا فساد آگیا ہے جس نے اسے اسلام کی حقیقی  
تعلیم سے سرکش کر دیا ہے اور آج اس کی سرکشی  
مسلمانوں کے عقیدے کو دیکھ کی طرح کھاری  
ہے اور اگر یہ جو موجودہ تمام قتوں کی جگہ ہے اپنے  
اس خود کا مشت پوڈے کو پروان چڑھانے کے لئے  
کمل حمایت کر رہا ہے اب اگر اس خطرہ ک فتنے کا  
سدباب نہ کیا گیا اس کے بلاحتے ہوئے کفر یہ  
نظریات کی ٹیکنی نہ کی گئی تو ہو سکتا ہے کہ نعمۃ اللہ  
یہ گھاونے کردار کا مالک شخص محل کر نہوت کا  
دعویٰ کر پہنچنے اور پھر اس نامور کے سدباب کے لئے  
ہزاروں لوگ گمراہی اور انتشار کی راہ پر گامزن  
ہو کر قبر نلات میں جاگرے ہیں اور ان کا ایمان  
تاریخیں سے بھی زیادہ کمزور نہ چکا ہے کیونکہ  
ریاض احمد گور شاہی کی کفریات کی اسلام میں کوئی  
حیثیت نہیں ہے۔ نظامِ اسلام خالق کائنات نے  
نہ پائے اور مسلمانوں کا ایمان غالب ہونے سے ق  
جائے

## ایک خاموش قاتل!

(علیہ السلام) کو گالیاں دی جاتی ہیں، ان کا عقیدہ ہے کہ نماز میں سر پر دوپٹ اوزہ کرنماز پڑھنا ضروری نہیں ہے اور ناخن پالش کے ساتھ بھی نماز ہو جاتی ہے، نماز کے بعد دعا نہیں کرنی چاہئے، یہ لوگ کہتے ہیں کہ مرنے والے شخص کے ایصالِ ثواب کے لئے کچھ بھی نہیں پڑھنا چاہئے۔ جو احمدی (قادیانی) مر جاتا ہے اس کو رلاہ میں دفن کیا جاتا ہے، فوراً ہی طلاق کا صدر اگر اس شخص کی جائیداد کا حساب کتاب کرتا ہے اور (میت) پڑی رہتی ہے جب تک کہ اس کے حساب میں سے آدمی رقم وصول نہ ہو جائے، پھر پناب گر (رلاہ) میں دفن کرتے ہیں، جس کے باہرے میں ان کا کمنا ہے کہ یہ بہشتی قبریں ہیں یعنی یہاں پر دفن ہونے والا سیدھا جانت میں جائے گا۔ ان کے ہر طلاق میں ایک صدر، سیکر پیری اور مختلف شعبے ہوتے ہیں اور لوگوں کو عمدے دیتے ہیں، ہر قادری سے ہر ماہ پندرہ ضرور لیا جاتا ہے اور کسی کے پاس نہ ہو جب بھی اس کے حساب میں وہ بتایا لکھ دیا جاتا ہے۔ ہر طلاق میں آٹیو، ویٹیو یو کیسٹ رکھی ہوتی ہے، جو کہ قدر ادا کو کہا جاتا ہے۔

حلاق النور (نور هپتال فييرل في آسيا)  
حلاق هال، حلاق مكتان أمير، حلاق كشك عائش، حلاق  
صدلاق، حلاق مكتان ملادي، حلاق ألمود.

ایک خاص بات یہ ہے کہ یہ لوگ ہر  
امحمدی (قایلانی) کو قرآن شریف نے تخفیف کے  
ساتھ سکھا رہے ہیں۔ میں وزیر اعظم پاکستان  
جناب محمد نواز شریف صاحب سے درخواست کرتی  
ہوں کہ مرائیے مریبانی اس معاملے کو نظر اندازند  
کریں اور ان لوگوں کے خلاف ضرور قدم اٹھائیں۔

(4)

دھت فارم گھرنے کے بعد دستخط کرنے کو کہاں  
فارم میں اسلام کی جیادی باتیں لکھی تھیں، یہ  
سارے فارم جو کہ تے قادریانی (احمدی) حضرات  
کے ہوتے ہیں مجع کر کے لندن مرزا طاہر احمد کے  
پاس بھجوائے جاتے ہیں اور مستاویات جو بھی قادریانی  
لندن جانے والا ہوتا ہے اس کے ذریعے بھجوائے  
جاتے ہیں۔

ان احمدیوں ( قادریانی ) اپنے اپنے  
گھروں میں ( Muslim Tv Ahmadiya )  
M.T.A ( Muslim Tv Ahmadiya )  
ایک چھوٹی سی ڈش کے ذریعے دیکھتے ہیں اس جو حل  
پر ہر جمہد کو شام پانچ چھوٹے پھر شام سات چھوٹے  
طاہر احمد خلبہ دیتا ہے۔ مرزا طاہر احمد ( جو کہ ان کا  
نام نہاد خلینہ ہے ) کوئی لوگ حضور کہتے ہیں۔

اسلامی جموروی پاکستان میں جماں بہت  
سے لوگوں نے اپنی زندگی فلاحی کاموں کے لئے  
وقف کر رکھی ہیں، وہاں بہت سے لوگوں کی وجہ  
سے مختلف برائیاں بھی پروان چڑھ رہی ہیں۔ بظاہر  
تو بہت سی برائیوں کی نشان و نی آئے دن اخبارات  
وغیرہ کے ذریعے ہوتی رہتی ہے مگر میں ایک ایسے  
 موضوع پر لکھ رہی ہوں، جس کا میں نے ذاتی طور  
پر تحریر کیا اور اس خوفناک تحریر نے مجھے مجبور کیا  
کہ یہ سب کچھ آپ سب کو بتاؤں :

ہر اتوار کو اخبارات میں اشتہارات کی  
مہر مار ہوتی ہے، خاص طور پر " ضرورت رشتہ "  
کے اشتہارات نہایت پر کشش ہوتے ہیں، ایک  
اشتہار منصب کر کے جب میں نے خط لکھا تو جواب

ہر بخش کراچی کے ہر علاقے میں جس کو انہوں نے حلقوں میں باش رکھا ہے، ہر طبقے میں ایک اجلاس یا مجلس ہوتی ہے، جس میں یہ سکھایا جاتا ہے کہ مرزا غلام احمدؒ سعی موعدو، امام مددیؒ تھے۔ مرزا طاہر احمد اس سعی موعد کے پوتے ہیں۔ نبوت ہمارے آخری تینسر حضور اکرم ﷺ پر ختم فرمی ہوئی بنا کر امام مددیؒ یعنی مرزا غلام احمد آخریؒ نبی ہیں۔ عیسائیوں اور خاص کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بہت ہی دراصلًا کما جاتا ہے، یعنی مریم حوصل افراط اور چند گھنٹوں کے اندر اندر رشتہ طے ہو گیا اور جب نکاح کی تاریخ طے ہو گئی تو اس شخص اور اس کے گھر والوں نے کماکر ایک حقیقت چھپائی گئی تھی وہ یہ کہ: ”هم لوگ احمدی (قادیانی) ہیں گمراہ میں پچ مسلمان ہم لوگ ہی ہیں باقی جو لوگ دعوے کرتے ہیں وہ سب بخواہ ہے۔“ پھر انہوں نے کماکر شادی سے پہلے آپ کی تعلیم و تربیت کی جائے گی، یعنی احمدیت کے بارے میں سکھایا جائے گا تو سب سے پہلے انہوں نے اپک

ان احمدیوں (قادیانی) اپنے اپنے  
گروں میں (Muslim Tv Ahmadiya) کہ یہ سب کچھ آپ سب کو بتاؤں :  
ایک چھوٹی سی ذش کے ذریعے دیکھتے ہیں اس جملے  
پر ہر جمہ کو شام پانچ بجے پھر شام سات بجے مرزا  
طاہر احمد خلبہ دیتا ہے۔ مرزا طاہر احمد (جو کہ ان کا  
بزرگترین تلامیذ تھے) اپنے اپنے اس کتاب میں لکھا ہے کہ

استخار مذکور کے جب میں نے خط للهنا تو جواب خوصل افزا اور چند گھنٹوں کے اندر اندر رشتہ طے ہو گیا اور جب نکاح کی تاریخ طے ہو گئی تب اس شخص اور اس کے گھر والوں نے کماکر ایک حقیقت چھپائی گئی تھی وہ یہ کہ : "هم لوگ احمدی (قادیانی) ہیں مگر اصل میں پچ سلسلہ ہم لوگ ہی ہیں نباتی جو لوگ دعوے کرتے ہیں وہ سب بحوالی ہے۔" پھر انہوں نے کماکر شادی سے پہلے آپ کی تعلیم و تربیت کی جائے گی، یعنی احمدیت کے بارے میں سمجھایا جائے گا، تو سب سے پہلے انہوں نے ایک

# پیش نے مرزا قادیانی کو چوہرے کی شکل میں دیکھا!

جماعت کے امتحان سر پر آگئے اگرچہ میں ان دونوں نماز پڑھتا اور خدا سے دعا کرتا کہ رب العزت مجھے سید حارست دکھا گر مجھے اپنی دعا کا اثر معلوم نہیں ہو رہا تھا۔

ان دونوں میں اور میرے کچھ ساتھی سایہ وال ضلع سرگودھا میں پڑھتے تھے ایک دن ہم اسکول سے مکان پر آئے اس دن میں بہت بے چین تھا اسی دن عطا کے وقت جب سب لڑکے سو گئے، میں اٹھا اور ساتھ نہیں کھوہ (کنوں) تھا میں اسی پر گیا وضو کیا اور ساتھ نہیں ایک چھوٹی سی مسجد تھی وہاں نماز ادا کرنے لگا میں خشوع و خضوع سے نماز ادا کی۔ نماز ادا کرنے کے بعد میں نے یہ دعائیں:

"میرے ماں! تو میرے دل کو خوب سمجھتا ہے میں اتنا چھوڑ ہوں گر مجھے معلوم نہیں کہ میں سوچتا کیا ہوں اور ہوتا کیا ہے مجھے کچھ چاہئے یا اللہ مجھے سید حارست دکھا کیا میں آپ کا ہدہ نہیں ہوں۔ مرزا غلام احمد کے بارے میں مجھے ایسی خبر سے آگاہ فرماتا کہ آئندہ کسی اور سے مجھے پوچھنے کی ضرورت نہ پڑے۔"

احساس محرومی اور شدت چذباتے میرے دل کو پکھلا دیا اور بالا ارادہ آنکھوں سے آنسوؤں کے چند قطرے لپک پڑے اور میں پر نہ آنکھوں سے سو گیا۔ رات کو تقریباً ایک یا دو کو دلت ہو گا مجھے ایک خوب دکھائی دیا۔

میں دیکھتا ہوں کہ میں کھڑا ہوں

(۱)..... اپنی جائیداد سے عاقی کر دیں گے۔

(۲)..... گھر سے کال دیں گے۔

میں نے سوچا کہ پہلے میں مرزا کی کتابوں کا مطالعہ کروں، پھر اگر مرزا سچا ہو تو میں گھر سے خود ہی کل جاؤں گا، رشتہ داروں کو چھوڑ دوں گا، جلوہ ملن ہو جاؤں گا، کیونکہ مجھے میں تجھ کی طلب تھی۔

ایک دن سوچ سمجھ کر میں مولوی غلام رسول سے ملاؤ اسے علیحدہ بلاؤ کر ساری بات

## کشور ظفر اقبال مجوہ کر

سمجھائی اور کہا کہ اس بات کا میرے گھر والوں کو پہنچنے پڑے اس نے اس بات کی حاجی بھر لی، اور بہت خوش ہوا، میرے خیال میں اس نے سوچا ہو گا کہ قلاں آدمی کا لڑاکا..... قادیانی ہو جائے تو ہمارے لئے سب دروازے کھل جائیں گے، اس نے مجھے خیریہ طور پر کتابیں دینی شروع کر دیں اور میں نے مطالعہ شروع کر دیا، پھر کیونکہ میں نہ سمجھ اور تجربہ کار تھا، اس لئے جس بات کی سمجھندہ آئی میں مولوی غلام رسول سے پوچھتا ہو مجھے اتنا پلانا کر کچھ اور ہی بتاتا اور میں مطمئن ہو جاتا۔ اسی طرح دو سال کا عرصہ گزر گیا میں مسلسل کتابیں پڑھتا رہا، میرے والد کے سی تھے، والد کی طرف سے یہ خطرہ لا جن تھا کہ اگر ان کو معلوم ہوا کہ میں مرزا غلام احمد کے بارے میں یہ خیال رکھتا ہوں تو میرے ساتھ پہلے وہ تین کام کریں گے:

کبھی خوشنab جانے کا انتقال ہو تو خوشنab سے ۶۵ کلو میٹر کے فاصلے پر مظفر گڑہ روڈ پر جو کہ اٹاپ ہے، یہاں اتر کر سید حامشہ کی طرف چلیں، ایک کلو میٹر پڑنے کے بعد چھوٹا سا گاؤں آئے گا جسے "لورہ اللہ یار" کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے، اس جگہ ایک بلند پایہ بارگ رہتے ہیں جن کا نام "صوفی قلام موکی" ہے۔ عمر ۷۷ برس ہے، یہ علاقہ ضلع خوشنab تعلیم نور پور کی آخری حدود پر واقع ہے، موسوم گرامیں یہاں موسم گرم اور سردی میں سرد رہتا ہے، یہ ریگستانی علاقہ ہے۔

یہ بارگ راتم الحروف کے چھا ہیں، پہچھلے دونوں میں ان کے ہاں گیا، انہوں نے اپنا ایک خواب سنیا جو میں ہو بہو تحریر کر رہا ہوں، میرے پچھا کچھ اس طرح اپنی ردو اور سنتے ہیں: اس وقت میری عمر تقریباً چودہ پندرہ برس ہو گی، ہمارے محلے میں مرزاںی رہتے تھے ان مرزاںیوں کا رہبر مولوی غلام رسول تھا۔ قادیانی یہاں اب بھی کیش تعداد میں رہتے ہیں۔

ایک دن مجھے خیال آیا کہ شاید مرزا غلام احمد قادیانی سچا ہو اور میری عاقبت خراب ہو جائے جبکہ میرے والد کے سی تھے، والد کی طرف سے یہ خطرہ لا جن تھا کہ اگر ان کو معلوم ہوا کہ میں مرزا غلام احمد کے بارے میں یہ خیال رکھتا ہوں تو میرے ساتھ پہلے وہ تین کام کریں گے: (۱)..... مجھے جد سے زیادہ ماریں گے۔

میں اسی اور بھرپن میں تھا کہ آٹھویں

میرے سامنے بہت دستی و عریض میدان ہے

"میں جانتا۔"

"میں مرزا غلام احمد قادریانی ہوں، میں نے دعویٰ نبوت کیا۔ حالانکہ میں نبی نہیں تھا۔ اب مجھے جنت میں جانے کی اجازت نہیں ہے۔"

یہ سن کر میں نے اپنے دونوں ہاتھ اپنے سینے پر رکھے اور زور سے کہا "اللہ" اور دونوں بازوں زور سے باہر کو اٹھائے۔ اس حکیم سے مجھے جاگ ہو گئی۔ مجھے یقین نہیں آ رہا تھا کہ یہ خواب ہے یا حقیقت ہے۔ پھر میں بستر سے باہر آیا اور خدا کا لامکہ ٹھکر جا لایا۔

"دوسرے دن میں گرفتاری، مرزا کی

ساری کتابیں اٹھا کر مولوی غلام رسول کے گمر پھیکیں اور اپنا خواب سنایا۔ اس نے کہا کہ نہیں دہ شیطان تھا ویسے تمیں کوئی خیال آیا ہے، میں نے کہا کہ اگر وہ نبی تھا تو شیطان نبی کی قتل نہیں کئتا۔ اس نے یوں یہاں کی گمراہی میں گمراہا پس آگیا اور والدین کو سارا واحد سنایا وہ بہت خوش ہوئے۔

قادیانی! سوچو تم کس آگ میں جل رہے ہو تمیں کب ہوش آئے گی؟

اے مرتد! تم اس جہاں میں بھی ذمیل و رسوا ہو رہے ہو اور اگلے جہاں میں بھی جنم میں جاؤ گے، آخر تم کب عبرت پکڑو گے یہ خواب نہیں بده حقیقت ہے اور میں تمام گستاخان رسول سے استدعا کرتا ہوں کہ وہ..... مرزا العتنی کو چھوڑ کر داں مصطفیٰ سلی اللہ علیہ وسلم تمام لیں، اسی میں تمہاری نجات ہے ورنہ بھروسی آگ میں ڈالے جاؤ گے۔



روب مل گیا ہے سب حالات کا پتہ جل جائے گا۔ میں اس کے قریب گیا وہ آدمی ذرا اس حالت میں کمزور تھا۔

بیان ہاتھ بائیں گھٹنے پر رکھا ہوا ہے اور دائیں ہاتھ میں جھاؤ دے کر آگے کی طرف ہے۔

جگل ہوئی ہے اس کی پیٹھے باغ کی طرف ہے اور بالکل ساکت کمزور ہے میں اور قریب گیا جہاں سے درمیان تقریباً تین چار فٹ کا فاصلہ ہو گا، میں نے باغ کی طرف اشارہ کیا اور "اے کی ہے"

حالانکہ یہ ہماری زبان نہیں تھی۔ ہماری زبان یہ تھی "ایہ کی ہے" جسے اردو میں کہتے ہیں "یہ کیا ہے؟"

اس آدمی نے کوئی حرکت نہیں کی اور کہا:

"یہ جنت ہے۔"

میں یہ سن کر بہت خوش ہوا، میری خوشی کی اختتاد تھی، خوشی سے میرا جگہ پھٹ رہا تھا۔

پھر میں نے سوال کیا کہ:

"اندر کون لوگ ہیں؟"

اس آدمی نے جواب دیا!

"رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پھری گئی ہوئی ہے اور لوگ ملاقات کر رہے ہیں۔"

اس آدمی نے میری طرف صرف اپنا پھرہ کیا تھی جسم ساکت رہا اور مجھے غور سے دیکھا میں نے بھی غور سے دیکھا۔ اس آدمی کی

شکل بالکل واضح تھی اس آدمی نے کہا

"تو مجھے نہیں جانتا"

میں نے کہا

میرا جن شہاں کی جانب ہے، میں نے سید عاشقل کی طرف چلا شروع کیا۔ بھی زیادہ دور چلتے نہیں ہوئی تھی کہ مجھے بہت ہی خوبصورت باغ نظر آیا۔

ایسا باغ میں نے پہلے بھی نہیں دیکھا تھا باغ کے ارد گرد چار دیواری ہے میں سمجھا کہ اس کے اندر پیش کے درخت ہیں درخت کچھ اس ترتیب سے تھے:

پہلے درختوں کی ایک قطار شروع ہوئی ان کی چوٹیاں الی ہیں جیسے ہاتھ سے تراش کر دہ کی گئی ہوں۔

پھر دوسری قطار شروع ہوئی ان کی چوٹیاں بھی ہر اور ہیں گرد وہ پہلی قطار سے ۱۲۲ فٹ اپنی تھیں۔

تیری لائیں بھی اسی طرح دوسری قطار سے ۱۲۲ فٹ اپنی تھیں۔ میں نے باغ کی طرف چلا شروع کیا اب میں باغ کے بالکل قریب پہنچ گیا میں نے درختوں کو دیکھا، درخت پیش کے نہیں تھے بلکہ یہ درخت میں

نے پہلی مرتبہ دیکھے تھے۔ میں نے اور میرا کوئی دروازہ نہیں تھا اور نہ ہی کوئی آدمی نظر آ رہا تھا۔ البتہ چار دیواری کے اندر آدمیوں کی آوازیں آ رہی تھیں میں نے چار دیواری کے ساتھ مشرق کی طرف چلا شروع کیا کہ شاید دروازہ مل جائے یا کوئی آدمی نظر آجائے اور معلوم ہو کہ چار دیواری کے اندر کون لوگ ہیں اور یہ کیسا باغ ہے پہنچ پڑھنے مشرق کی آخری حدود پر پہنچ گیا۔ یعنی یہاں چار دیواری ختم ہو گئی پھر میں نے شہاں کی جانب چلتا شروع کیا۔ پچھے دیر پہنچ کے بعد مجھے ایک آدمی نظر آیا جس کے ہاتھ میں بھاڑا ہے۔ میں بہت خوش ہوا کہ اب خاک

کے سکریٹری کو مدینہ منورہ کی چند عمارتیں  
حتیٰ منوری کے لئے دکھائی بھی گئی ہیں۔  
سعودی قوانین کے مطابق کسی ملک کو بھی  
جائزہ اخراج نہیں کی جائزت نہیں ہوتی لیکن  
خصوصی اجازت اس لئے پاکستان کو حاصل ہے  
کہ ابتداء میں گراہی جانے والا پاکستان ہاؤس  
حکومت پاکستان کو تھی میں ملا تھا۔

پاکستان ہاؤس مکہ معظمہ کے پلے  
 محلہ شامیہ کی ایک عمارت میں قائم کیا گیا تھا  
جبکہ آج کل شارع الد پر ایک کرایہ کی  
مارت میں قائم ہے ایک حصہ میں دفاتر جبکہ  
دوسرا حصہ میں خوبصورت رہائشی کمرے  
ہیں۔ دفاتر پورا سال کھلے رہے ہیں افران اور  
اسناف بھی پورا سال موجود ہوتے ہیں۔ مدینہ  
منورہ کے ہاؤس کی طرح مکہ معظمہ کے پاکستان  
ہاؤس کی موجودگی کی ضرورت بھی مسلسل ہے  
لیکن اس کا کرایہ لاکھوں روپیاں ادا کرنا پڑتا ہے  
جبکہ مدینہ منورہ میں ٹیکس دینا پڑتا۔ ادھر  
سعودی قوانین کے مطابق مکہ معظمہ میں اپنا  
ہاؤس تعمیر کرنے یا خریدنے کی اجازت بھی  
نہیں ہے۔ سعودی فرمائزہ خادم حرمین  
شریفین شاہ فہد بن عبدالعزیز نے ہر آڑے  
وقت میں پاکستان کی ہر قسم کی مدد کی ہے، لیکن  
حال پاکستان کا بھی ہے پاکستانی عوام نہ صرف  
ارض مقدس سے عقیدت اور محبت رکھتے ہیں  
بلکہ خادم حرمین شریفین کی خدمات کے باعث  
ان سے بھی بے حد محبت اور ان کا احترام کرتے  
ہیں وہ ڈھائی سال قبل سووا لاکھ جو دیروں کی  
منظوری دے کر پاکستانی مسلمانوں کے دل پلے  
بیت چکے ہیں۔ حاجیوں کو یہاں کا خود انتظام

## مدینہ منورہ کے بجائے مکہ معظمہ میں پاکستان ہاؤس خریدا جائے

مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ میں رہا، مگر مزید توسعہ کے باعث وہ عمارت بھی  
حکومت پاکستان کے دو مستقل حج دفاتر قائم گرانا پڑی اور آج کل تو تقریباً نصف کلو میٹر  
کے فاصلے پر پاکستان ہاؤس کی دو عمارتیں  
تو سب قریب خریدی گئی ہیں جن کو پاکستان  
ہاؤس نمبر ایک اور پاکستان ہاؤس نمبر دو کہا جاتا  
ہے۔ دونوں عمارتوں میں خوبصورت رہائی  
رکھی ہے اور ان میں تین ہاتھ کے گلے افران  
اور ملاز میں کو باقاعدہ اتنا ہے بھی جاری کئے  
جاتے ہیں۔ تیکسی ڈرائیور معلمین اور پولیس  
والے ان دفاتر کو عربی زبان میں "سفارہ  
پاکستان" کے نام سے پہچانتے ہیں بلکہ مکہ  
معظمہ اور مدینہ منورہ میں پاکستان ہاؤس کے  
دفاتر کی موجودگی نہ صرف تجارت بخوبی مزدوج  
والوں کے لئے بھی نمائیت فائدہ مند ہے۔ ابتداء  
میں مدینہ منورہ کا پاکستان ہاؤس مسجد نبوی کے  
باب جبریل کے بالکل سامنے چند گز کے فاصلے  
پر تین منزلہ عمارت میں قائم تھا جسے گورنر  
جزل خلام محمد کے دور میں ہطور تکم پاکستان  
حکومت کو سعودی حکومت کی جانب سے ملا  
تھا۔ مسجد نبوی کی پہلی توسعہ کے وقت جب  
پاکستان ہاؤس کی عمارت کو اکتوبر ۱۹۷۲ کیا گیا تو  
سعودی قوانین کے مطابق تبادل جبکہ بھی دی  
گئی اور اصل قیمت سے کمی کیا تاکہ معادنہ بھی  
دیا گیا۔ کچھ عرصہ تک مسجد نبوی سے تھوڑی  
دور المسحیی روڈ پاکستان ہاؤس کام کر رہی

### نہرر: باہو شفقت قریشی سام

کھلے رہے ہیں۔ توما مقتدر شخصیات یہاں  
دوروں کے دوران یا زیارات مدینہ کے دوران  
کرایہ ادا کر کے قیام کرتی ہیں اور کبھی کبھار  
تجان اور عام زائرین بھی کرایہ ادا کر کے یہاں  
قیام کرتے ہیں۔ پاکستان ہاؤس مدینہ منورہ کا  
ٹھام پاکستانی سفارت خانے کے پاس ہے البتہ  
مشاورت وغیرہ کے لئے ہماری وزارت نہیں  
امور بھی اپنا کردار ادا کرتی ہے۔ مسجد نبوی کی  
پہلی توسعہ میں گرائی جانے والی پہلی عمارت  
کے معادنے سے موجودہ دو عمارتیں خریدنے  
کے بعد جو رقم بھی تھی وہ سعودی یونک کے  
خاص اکاؤنٹ میں جمع کرانے سے کمی گناہ  
چکی ہے جس سے ایک کے جانے والوں میں  
خریدی جائیں۔ حال ہی میں نہیں امور

ک-ا-خان (لندن)

## ”مراثی نبی کا مراثی پوتا“

# مرزا طاہر کی زبان جواب دے گئی

۱۰/ ستمبر کو مرزا طاہر نے بڑی

مشکل سے کچھ باتیں کہیں جو لوگوں کو مشکل سے سمجھ آئی تھیں۔ اخبار ”الفضل“ مطابق

مرزا طاہر نے کہا کہ:

”گزشتہ کچھ عرصہ سے میں مجھ میں نماز پڑھانے کے لئے حاضر نہیں ہوا کہ اس کی وجہ پر کوئی طور پر پیشانیاں تھیں جن کی وجہ سے دامغ میں وضاحت کے

ساتھ بات کویاں کر رہا مشکل ہوتا تھا۔“

(مکمل ”الفضل“ لندن ص ۲۲۲، ۱۹۹۹ء/ ستمبر، ۱۹۹۹ء)

”اس مرتبہ بھی خطبہ بعد عطا الجیب راشد نے دنیا مرزا طاہر میں سکت نہیں تھی کہ وہ بعد پڑھائے۔“

الفضل ۲۰۲۲ ستمبر ۱۹۹۹ء کے

مطابق مرزا طاہر کی محنت کے متعلق اطلاع ہے کہ: ”جو علاج میرے ہو کیا جا رہا ہے۔“

اس کے اگلے شمارے گیا اکتوبر ۱۹۹۹ء کے مطابق اطلاع دی گئی ہے:

”جو علاج ہو رہا ہے اس کا پروگرام طاہر ہونے میں الگی کچھ وقت لگے گا اس لئے احباب دعائیں دے دیں۔“

آئے آگے دیکھئے ہو گا ہے کیا؟

مرزا طاہر کی زبان پر فائیل کا حملہ؟

(لندن) اگست ۱۹۹۹ء کے وسط میں قادیانی سرہاد مرزا طاہر احمد اپنی اردو کلاس کو ساختے ہوئے گیا تھا، وہاں جمعہ کا خطبہ دیا ہو صرف، امتحان کا تھا مگر اس کا ایک لٹکا بھی کسی کے پلے نہیں پڑا ایسا لٹکا تھا جیسے اس ملعون کی زبان پر فائیل گرا ہوا ہے۔

اس کو اسی وقت ایکر جسی میں لندن لایا گی، ۹/ ستمبر تک وہ کسی ایک نماز کے لئے بھی باہر نہیں نکلا اور نہ ہی کسی نے اس کو دیکھا یہ کافی دنوں تک اپنی لعنتوں کے نتیجے میں خدا کے غصب کا فکار رہا۔

۳/ ستمبر کا جمعہ عطا الجیب راشد میلان انجارج نے پڑھایا اور پرائیوریت سیکریٹری نے اطلاع دی کہ:

”غیر معمولی مصروفات کے نتیجے میں تھاں اور کچڑا پریشانی (Exertion) کی وجہ سے چند روز آرام فرمادی ہے ہیں اور اس دوران نمازوں کی المامت کے لئے مجھ تعریف نہیں لارہے۔ احباب جماعت کی محنت و عایت کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔“

کرنے اور رضا پسروٹ کا کوئی استعمال نہ کرنے کی صورت میں رینڈا حاصل کرنے کا اختیار بھی دے چکے ہیں اس لئے پاکستانی مسلمان ان سے آنکھہ بھی زیادہ سے زیادہ توفقات والہ کرنے میں حق جانب ہیں۔ حکومت پاکستان سے میری اپیل ہے کہ مدینہ منورہ میں پاکستان ہاؤس کے لئے تیری میارات خریدنے کے جائے اس رقم سے مکہ معظمه میں میارات خریدی جائے اور اس سلطے میں اپنی بجوری اور ضرورت کے بارے میں سودی حکومت سے اعلیٰ یادگار پر گفت و شنید کر کے خصوصی اجازات حاصل کی جائے۔ ہر دعیری شاہ فهد بن عبد العزیز کو اپیل کر کے باور کرایا جائے کہ یوں کوئی نئی خریداری نہیں کی جا رہی ہے بلکہ ایک پاکستان ہاؤس سے ملنے والا معاوضہ دوسرے پاکستان ہاؤس کی خریداری پر خرچ کیا جا رہا ہے، فرق صرف یہ ہے کہ میارات کی خریداری سعودی عرب کے ایک مقدس شر مدنیہ منورہ کے جائے دوسرے مقدس شر مکہ معظمه میں کی جائے گی۔ جدد اللہ تھوڑی سی کوشش سے خادم حرمین شریفین کی رضامندی یقینی نظر آتی ہے کہ کہہ دو پاکستانی مسلمانوں کے لئے پہلے ہی نزم گوشہ رکھنے ہیں۔ یوں انشاء اللہ لا کھوں ریال جو کرانے کی میں کلی سالوں سے خرچ کر رہا ہے ہیں، ان کی محنت بھی ہو جائے گی اور اس رقم کا صحیح مصرف بھی ہو گا جو پاکستان ہاؤس مدینہ نبیر تن کے لئے بھی قابل استعمال پڑی ہوئی ہے۔



(مکمل ”الفضل“ لندن ص ۱۹۲۰، ۱۹۹۹ء/ ستمبر، ۱۹۹۹ء)

# صَحَابَةُ كَرَامٍ رضي الله عنهم - معيارِ حق

## قرآن و احادیث کی روشنی میں!

اور ضمیر کے خلاف کسی بھی حکمرانی و مصلحت کو شی کو انہوں نے کبھی قول نہیں کیا۔ خواہ اس عزیت و استقامت کی خاطر انہیں کتنی تکمیل را ہوں اور دشوار گزار گھانہوں سے ہی کیوں نہ گزرنا پڑا ہو اور کتنی ہی عظیم ترین قربانیاں کیوں نہ دینی پڑی ہوں۔ یہ تو وہ صاحبِ عزم و شجاعت اصحاب رسول اللہ ہیں جن کے بارے میں قرآن مجید نے کھلے طور پر اعلان کیا کہ :

وَلَا يَخافُونَ لِوْمَةَ لَانِمٍ

(سورہ المائدہ، آیت: ۱۵۴)

ترجمہ: ”وہ دینی معاملات میں کسی بھی طاقت و خوف کی پرداہ نہیں کرتے۔“

اور ان کے اندر رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی بھی فرمائی کا شاہد نہیں ہو سکتا ایسا ان کا ایمان ہے اب کوئی ان نفس شخصیات و محفوظ شخصیات پر تمرا کرے اور کسے ان کے بغیر کامیابی ہو جائے گی تو ایسا حق شخص ہے ایمان کافر زندیق تو ہو سکتا ہے مسلمان ہونے کے خواب بھول جائے اور کامیابی تو ہو ہی نہیں سکتی اگر ان صحابہ کرام کے اندر رسول برحق کی فرمائی کا شاہد ہوتا تو پھر :

”اولنک هم المؤمنون“

حقاً۔ اولنک هم المفلحوون۔

اولنک هم الراشدون“

ربانی اعزازات نہ پاتے بلکہ اس سے

عمل میں وہی دور غنی باقی رہے تو سمجھ لو کہ ان لوگوں کا مخفی ریاکاری اور دھکلاؤ مقصود ہے۔ یہ ظوسم قلبی اور خداخوئی کے پیش نظر ایمان قبول نہیں کرنا چاہتے مخفی اپنی ضد پر اڑے ہوئے ہیں تو دریں صورت آپ پر بیان نہ ہوں یہ بخاریں اور منافق احق اور پرستان حق یعنی صحابہ کرام کا کچھ نہیں بھاگز سکتے۔ خدا تعالیٰ ان سے خود نہت لے گا کیونکہ وہ ہربات اور بھید کا خوب سننے والا اور دل کے ظوسم اور عدم

حضرات انبیاء کرام علیهم الصلوٰۃ والسلام کے بعد حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجھیں سب سے زیادہ عابد، زاہد، متقی اور پریزگار ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ جبار ک و تعالیٰ نے ان کو ہطور معيار کے پیش کیا اور ان الفاظ کے ساتھ بیان فرمایا ہے :

فَإِنْ أَمْنُو بِعِنْدِكُمْ مَا أَمْتَمْ بِهِ  
فَقَدْ اهْنَدُوا ..... الخ  
(۱۳۷:۲۰)

ترجمہ: ”ہیں اگر وہ بھی (مناقف) قم کے مدھی ایمان (ایسا ایمان لے آئیں یہیے تم (اے گردہ صحابہ) ایمان لائے ہو تو وہ بیرونی ہدایت پا جائیں گے اور اگر وہ اس حقیقت سے من موز لیں انحراف و احتساب کریں تو بلاشبہ وہی ضد پر ہیں ”ہی اللہ تعالیٰ ہی آپ کی طرف سے ان کو کافی ہے اور وہ سب کچھ سننے والا جانتے والا ہے۔“

جب ہر کوئی دعویٰ ایمان کر رہا تھا کہ ہم بھی مؤمن ہیں تو خداوند قدوس نے اس جماعت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجھیں کو ایک معيار کے طور پر پیش فرمایا کہ اے گردہ عیان ایمان تمارا دعویٰ ایمان اس وقت قابل قبول ہو سکا جب کہ تم میرے جیب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام (رسووان اللہ علیم اجھیں) جیسا ایمان لاو۔ پھر اگر یہ لوگ اس کے مطابق ایمان قبول نہ کریں بلکہ ان کے قول و

**نہریز: مولانا مفتی محمد صابر**

ظوسم کو خوب جانتے والا ہے۔ اس ہا پر اس نے ان تلاشیں کو تمذیر خاصہ نہیں سے بھیش کے لئے سرفراز فرمادیا اور منافقین کی تمام چالوں اور کرو فریب کو ہا کام کر کے ان کو اسفل سلطنت کی دعید سنا دی۔ وہ تلاش دین اور دنیا میں الی اعزاز و اکرام سے سرفراز ہوں گے اور یہ ریا کار اور منافق بھیش کی ناکامی کا داعی لے کر دنیا سے رخصت ہوں گے۔ نجات فلاج و کامرانی اور سعادت دارین صرف صحابہ کرام اور ان کے تلاش عقیدہ تمذول سے والستہ ہے۔ تاریخ میں محفوظ واقعات شاہد ہیں کہ اصحاب رسول رضوان اللہ علیم اجھیں موت سے کھیل جانے اور شدید ترین آزمائش و امتحان میں کو دپڑنے اور نبرد آزمائے ہوئے یہے لئے تو تیار رہتے دین و ایمان

کلمہم فی النار الا ملة واحدة  
(نرمڈی ص ۸۹ حج ۱۲۹ مسند ک ص ۱۲۹ حج ۱۲۹)  
سب کے سب ہاکت میں ہے اسے ہوں گے  
حقیقی میں ایک بھائیت پہنچے گا۔

یعنی آخرت میں اعمال کی وجہ سے  
بہت سے لوگ ایسے ہوں گے جن کو سزا مل  
جائے گی کو وہ انعام کا رچنہ کاراپالیں گے، لیکن  
عقلائد کی وجہ سے جن کو ہلاکت انصیب ہو گی وہ  
بہر فرقے ہوں گے، تمثروں فرقہ وہ ہے کہ  
عقلائد کی وجہ سے اس پر کوئی وباں نہیں ہو گا،  
کوئی عمل خرالی یا مکھوت ہوا تو وہ معاف کر دیں  
گے، یا زادے دیس گے تو فرمایا "کلہا فی  
النار الا واحده" یہ سب کے سب جنمی  
ہوں گے ایک ہاتھی ہو گا اس پر صحابہ کرام نے  
عرض کیا یا رسول اللہ اور ہاتھی فرقہ کو نہیں ہے؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "ما انا  
علیہ واصحابی" آج کے دن جس چیز پر میں  
ہوں اور میرے صحابہ میں کیفی الحیقت معيار  
ہے تو اپنے ذات کو پیش کیا اور اپنے صحابہ کو پیش  
کیا جس کا حاصل یہ تھا کہ میرے صحابہ اور  
میرے عقیدے میں کوئی فرق نہیں دنوں کا  
عقیدہ ایک ہے، میرے عمل کی نوعیت میں اور  
میرے صحابہ کے عمل کی نوعیت میں فرق  
نہیں، جو میرا عمل ہے وہ ان کا عمل ہے، جو میری  
فلکر ہے وہ ان کی فلکر ہے، جو میرے مقاصد ہیں وہ  
ان کے مقاصد ہیں، اپنی نوعیت میں اپنے صحابہ  
کو شریک کیا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ تم  
فرقوں میں حق و باطل کو پرکھنے کے لئے ایک  
میں معيار ہوں اور ایک صحابہ معيار ہیں۔ ان پر  
تم اپنے کو پیش کرو، جس حد تک مطابقت

ہیں۔ اگر آپ اپنے علم و عمل کو ان کے اوپر  
پرکھو گے تو بھی حق و باطل کا پتہ چل جائے گا اور  
وجہ اس کی یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم  
کی ذاتی زندگی تو بہت ارفی اور اعلیٰ ہے ہر کس د  
کس کو پہنچانا توجہ نہیں ہے، اس کی بلندی کو  
نگاہ اٹھا کر دیکھ بھی نہیں سکتا لیکن صحابہ کرام  
رضی اللہ عنہم کے اندر ہر فرم کے شبہ ہائے  
زندگی سے تعلق رکھنے والے بھی موجود ہیں۔  
ان میں تاجر بھی ہیں، زراعت کرنے والے بھی  
ہیں، فقہاء بھی ہیں، علماء بھی ہیں، حجاج بھی ہیں،  
گمراہی میں پنهنچنے والے ظلوٹ پہنچ بھی ہیں، جلوٹ  
پہنچ بھی ہیں، مجاهد بھی ہیں، مجاهدہ پہنچ بھی ہیں،  
ہر مثل موجود ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم نے فرمایا:

"میرے صحابہ ستاروں کی ماہندی ہیں جس  
کی روشنی میں چلو گے ہدایت پا  
جاوے گے۔"

تو واضح فرمادیا کہ میری ذات تو ہے  
یہ معيار، میرتے صحابہ بھی تمہارے علم و عمل  
کے پرکھنے کا معيار اور کوئی ہیں، یعنی بالذات  
معیار تو میں ہی ہوں لیکن جسے میں معيار بتا دوں  
وہ بھی معيار ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
اپنے صحابہ کو معيار بتا دیا جس میں ہمارے لئے  
حق و باطل کے درمیان فرق کرنے کے لئے  
مثال ہے۔ حدیث میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ  
وسلم نے فرمایا کہ: یہود و نصاری میں بہر  
فرقے ہوئے اور میری امت میں تمثیل فرقے  
ہوں گے:

بھی بڑا کہ اللہ تعالیٰ نے تو ہر صحابی کا الگ معيار  
 بتا دیا ہے، اس کی ایک جملہ جو اللہ تعالیٰ نے  
حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی عظمت و  
شان بیان فرمائی ہے، فرمان باری تعالیٰ ہے:  
والذی جاء بالصدق وصدق  
بہ اولٹک ہم المتفقون  
یہاں معيار بتا دیا کہ جاء بالصدق  
سے مراد حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور  
صدق یہ سے مراد حضرت صدیق اکبر ہیں تو  
معلوم ہوا کہ فرمایا ہے جو مصدق انبیا ہے اور  
صدیق یہ ہے جو مصدق سید الانبیا ہے تو باری  
تعالیٰ نے عزم وہت کے پیکر و استقامت کا پہاڑ  
حضرت صدیق اکبر کا معيار بتا دیا۔ دوسرا جگہ  
ارشاد باری ہے کہ:

اشدأ، على الكفار رحمة، بينما ..... الخ  
یہاں اعمال صحابہ کی تقدیس فرمائی  
کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں اور  
جو ان کے ساتھ ہیں ان کی شان یہ ہے کہ ان  
میں کفر کے اوپر شدت ہے اور باری ہی طور پر ان  
میں رحمت ہے اور ان کا طریقہ یہ ہے کہ تم  
انہیں دیکھو گے کہیں رکوع میں، کہیں سجدوں  
کے اندر ہیں اللہ کے فضل کو جا جا علاش کرتے  
پھر تے ہیں، ہر جگہ خدا کا فضل ان کے پیش نظر  
ہے۔ ابتنغا وجہ اللہ اور ابتنغا مرضات  
اللہ یہ ان کا شیوه ہے۔

محترم قارئین! آپ صلی اللہ علیہ  
وسلم کی ذات بدارکات تو معيار اور کسوٹی ہی ہے،  
اس پر علم و عقیدہ اور عمل کو پر کھا جائے، آپ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ساتھ اپنے صحابہ  
کرام کو بھی شامل کر دیا کہ وہ بھی معيار اور کسوٹی

﴿الصحابہ کلہم عدوٰ﴾  
سارے صحابہ عادل مقین پا رہا اور پا کیا ہے ہیں  
غرضیک حضرات صحابہ کرام امت  
کے لئے حق و باطل، خیر و شر، سنت و بدعت اور  
ذواب و عقاب و غیرہ امور پر بحث کی کوئی اور  
معیار حق ہیں۔ جو کام انہوں نے کیا وہ حق اور  
اعظم نجات ہے اور ان کا ہر قول و فعل ہمارے  
لئے ذریعہ فلاح اور وہی ہمارے لئے ترقی اور  
سعادت کی راہ ہے اور اس کی خلاف و رزی بنا ہی  
اور بر بادی پر فتح ہو گی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں حضور  
کرم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضوان  
اللہ علیم اجمعین کے نقش قدم پر ٹلنے کی توفیق  
عطافرمائے۔ (آمن)

اسلام کی بہادی حقیقت کو خوکھلا کرنے کی عکام  
کوشش کی ہے، حضرات صحابہ کرامؐ کی ثابتت و  
عدالت، دینات و امانت، صداقت و لہبیت ایسے  
مسلم امور ہیں جن پر مدار اسلام ہے اور ان پر  
جرح و تعدیل کرنے والا دین کی عمارت کو گرا تا  
ہے، حضرت ملا علی قاریؒ لکھتے ہیں :

”حضرات صحابہ کرامؓ بے کے  
ب مظلوماً عادل اور اللہ ہیں، کیونکہ قرآن  
کریمؓ سنت اور معتمد علیہ لوگوں کے اجتماع کے  
ظاہر الفاظ اور عبارتیں اس پر دلالت کرتی  
ہیں۔“

تو پہنچا کر فرقہ ناجیہ وہ فرقہ ہے  
کہ جن کے قلوب میں سماں کی علت ہے وہی  
ناجی قرار پائے گا اور وہ طبقہ کون ہے؟ جو یوں  
کھاتے ہیں

ہو جائے سمجھو کہ حق پر ہے۔ جس حد تک  
مختف ہو جاؤ تو اس کی اصلاح کرو۔ سمجھو کیا یہ  
تمہارے اندر بطلان ہے اور ناقص کی بات ہے تو  
صلحاب کو معیار بتایا۔ اب جس شخص کے اندر  
صلحاب کی علوفت اور محبت دیکھیں سمجھو حق پر  
ہے۔ اگر محبت نہیں سب دھرم کرنا ہے یا نہیں  
گالی گوچ کرتا ہے اس سے اندازو ہو گا کہ وہ  
ناقص کے اور یہ ہے

جو بیوں کے کہ ہم معیار ہیں صحابہؓ  
معیار نہیں یہ بھی مرتد ہے۔ غرض ایک سیدھا  
سامعیار فرقوں کے حق و باطل کے پہچانے کا  
ہتھا دیا کہ مجھے دیکھ لو اور میرے صحابہؓ کو دیکھ لو  
اور جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے "ما  
انا علیہ واصحابی" کا ارشاد فرمایا اپنی  
ذات بلاد کت اور اپنے صحابہؓ کی ذات قدیمہ کو  
حق و باطل کے پہچنے کا معیار بتایا ہے کہ محض  
کا لئے نتوШ نہیں معیار نہیں بکھر وہ ذات  
بھی معیار حق ہیں جن میں یہ حروف و نتوش  
اعمال و احوال عن کر رج گئے ہیں اور اس طرح  
کھل مل گئے ہیں اب ان کی ذات کو دین سے  
الگ کر کے اور دین کو ان کی ذات سے عیینہ  
کر کے نہیں دیکھا جا سکتا۔ تو واضح ہو گیا کہ وہ  
محض حق پر ہی نہیں بکھر حق کے پہچنے کی کسوٹی  
اور معیار بھی بن چکے ہیں؛ جن سے دوسروں کا  
حق و باطل بھی کھل جاتا ہے اور ان کا معیار حق و

باطل ہونا صرف قیاس ہی نہیں بلکہ "ما انا علیہ واصحاحی" کے صریح ارشاد سے ہطور نفس ثابت ہے نہ جیسا کہ باطل اور گمراہ فرقوں نے ان کو ہدف ملامت بنانے کے در حقیقت کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ پر کلوخ اخدازی کی اور

# AL-ABDULLAH JEWELLERS

**ABDULLAH SATTAR DINA  
& SONS JEWELLERS**

عبداللہ ستار دینا اینڈ سنر جوولز

**GOLD, SILVER BUYERS, SELLERS & ORDER SUPPLIERS**

Shop No. 85, Kundan Street, Sarafa Bazar,  
Mithader, Karachi. Phone : 745543

سے قلع نظر ایک بات پر روزہ ول سے میرا پڑت  
لیقین رہا کہ انسان محض اللہ کا ہے اور کوئی انسان  
خدا نہیں ہو سکتا۔ شروع شروع میں اپنے چھے کی  
دوسرے افراد کی مانند اسلام کی صحیح تصور سے اگاہ  
نہ تھا۔ صحیح اسلام شای اس وقت ممکن ہوئی جب  
امام زبیدہ دین محمد اپنے والد عالی جاہ محمد کی وفات کے  
پسکے عرصہ بعد نیشن آف اسلام کے نئے قائم کرنے  
یہ ۱۹۷۴ء کا دور تھا جب ہم سلسلہ نیشن آف اسلام  
کے مبارکاروں نے قرآن اور حدیث نبوی صلی اللہ  
علیہ وسلم کا صحیح خطوط پر مطالعہ شروع کیا۔ یہاں  
تک کہ لوئیں فرمان سمیت دولا کھپاٹس ہزار کے  
گل بھک دیگر اراکین نے بھی حظیم کی پڑیات کو  
قول کیا۔

لوئیں فرمان اور اس کے چند  
سامعیوں (جنوں نے بعد میں حظیم کے اندر  
آئے والی ثابت تہذیلی پر علیحدگی اختیار کر لی) کے  
بر عکس اس روحاںی ارجائ کے سفر کو میں نے جاری  
رکھا۔ ہماری حظیم نیشن آف اسلام پہلے مغرب  
میں عالی اسلامی حظیم

(The World Community of Islam in the West)

میں پھر امریکہ مسلم مشن اور بالآخر امریکی مسلم  
حظیم میں تبدیل ہو گئی۔

میں بالآخر یہ سائی مائے رون میکس دیل  
میں پیدا ہوا۔ اگرچہ میں نے والدین کی بیوی  
فرمانبرداری کی لیکن ساتھ ساتھ دین میں تبدیلی  
کی ضرورت کو بھی محسوس کیا۔ جو ان کی طور پر کی  
دوسرے انہم فیصلوں کی نسبت اسلام کے اختیاب کا  
فیصلہ آسمانی سے ہو گیا، البتہ شکل مرحلہ میرے  
مسلم ہم کے اختیار کرنے کا تھا، مجھے ذاتی طور پر  
لیقین تھا کہ ایسا کہ ضروری ہے، میں نے محسوس کیا  
کہ مسلم ہم میری اسلامی شناخت من چائے گا اور

# میرا سفرِ اسلام

ہماری پہنچ لیقین ہے کہ یہ مذہب عالمگیر ہے اور کسی ایک قوم پا طلاقے کا ہے نہیں لورڈ یہ مادر بھی بھولی  
ہماری کمالی ہے فوراً نااللہ المعزز را میکن کی یہ سطح بھیں اس قابل ہے لے کی کہ ہم پروری مسلمانوں کی  
حیثیت سے عمود مثال پیش کر سکیں؛ جس طرح غیر کسی جو اکارہ کے دین اسلام کا انتخاب میرا والی فعلہ  
تحاصلی طرح ہمیں امریکی مسلمانوں کی حیثیت سے اس بات کا فیصلہ کی گئی خود کرتا ہے کہ آئندہ امریکہ میں  
ہمیں اپنے دین کے فروغ کے لئے کیا اور کس حد تک جدوجہد کرنی ہے اور ہم باقی اسلام کے لئے کیا  
مقام چاہتے ہیں۔ کیپن عبد الرشید محمد کے تاثرات۔ (مدی)

امریکہ میں اسلام اپنی اصل اور مکمل پاٹاہ محمد کی موت کے بعد حظیم کی قیادت امام زبیدہ  
تل میں جس طرح آج ہمیں نظر آتا ہے، آغاز میں دین محمد کے ہاتھ آئی جس کے بعد صحیح اسلامی فکر کی  
طرف مراجعت اور دور شروع ہوا اور اب قبیلی باشندوں کو بحری جہازوں میں بھر بھر کر امریکہ  
پہنچا جان ان سے جاؤندوں سے بدتر سلوک کیا اور  
بلور قلام ان سے مشقت لی۔ یہ سلسلہ بے عرسے  
تک جاری رہا تا آنکہ آزادی اور حریت کی عالمی  
تحریکوں سے متاثر ہو کر سیاہ قام امریکی باشندوں  
میں اپنی شناخت کا شور پرداں چڑھا اور اپنے نسل  
شمیکی تلاش میں دہا اپنے آبادجادوں کے وطن افریقہ  
تک پہنچ گئے۔ خود دریافت کے اس سفر میں اپنی

قداد کے ما سوا جو کہ سابق قائدین کی ٹولیدہ فلر  
سے چھپی ہوئی ہے، اکثریت راست اسلامی فکر کی  
حال ہے۔ کیپن عبد الرشید محمد جو امریکی مصلح  
اپنے میں مسلم امام کے ٹھوروں مدد ہیں کا زیر نظر  
امریکہ میں اسلامی فکر کے ارتقاء متعلق صحیح  
صور تحوال کی عکاسی کرتا ہے۔ (ترجم)

میں نے جون ۱۹۷۴ء میں اسلام کا  
انتساب کیا۔ میرا قبول اسلام میری بیوی اور بے شمار  
دیگر افریقی پس مظہر رکھنے والے امریکیوں کی طرح  
نیشن آف اسلام کے ذریعے سے عالی جاہ محمد کی  
تعلیمات کے زیر اٹھاول اگرچہ موصوف نے اپنی  
کم علمی کی وجہ سے اسلام کی غالباً تعبیر پیش کی پھر  
صحیح تھا اور معماً آزادی میسے نظریات  
اپنے طریقے سے پیش کئے۔ در حقیقت ایسی  
تحریک کی سیاہ قام امریکیوں کو اشاد ضرورت تھی جو  
کہ میکم ایکس الحلق الشہزادے خلیل پوزی کی۔  
اسلام کے بدی پیغام کو قول کرنے  
محمد کے ہاتھ میں تھی، میکم ایکس اور لوئیں فرمان  
بھی سیاہ قام کیونکی کے نہیں تاکہ ہے، پھر عالی

کہتے ہیں کہ ہماری زندگی اور نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے مختلف فرمیں۔ ہمارا پانچ بیان ہے کہ یہ مذہب ماسٹر ہے اور کسی ایک قوم یا اعلیٰ ترقی کا پانچہ نہیں اور نہ یہ تاریخ کی کوئی بھولی سری کہانی ہے اور انفا اللہ العزیز زادہ ان کی یہ سلسلہ ہمیں اس قابل مذاقے گی کہ ہم بادری مسلمانوں کی بیشی سے عمدہ مثال بیش کر سکیں۔ اس سلسلے میں ہم تمام ملت اسلامی سے دعاوں اور مدح کی درخواست کرتے ہیں اور ان کے مظہروں کو خوش آمدید کیں گے۔

بیشیت مسلمان ہمیں اس حقیقت کا اور اکڑ چاہئے کہ امریکہ کبھی بھی کسی خاص گروہ مذہب یا مسلک کی آمادگاہ نہیں رہا۔ جس طرح بھیر کسی جبراہ اکڑ کے دین اسلام کا انتساب میرا ذاتی فیصلہ تھا اسی طرح ہمیں امریکی مسلمانوں کی بیشیت سے اس بات کا فیصلہ بھی خود کر رہا ہے کہ آنکھہ امریکہ میں اپنے دین کے فروغ کے لئے کیا اور کس حد تک جدوجہد کرنی ہے اور ہم واقعۃ اسلام کے لئے کیا مقام پا جائے ہیں۔

وہ سجدہ روح زمیں جس سے کاپ جاتی تھی اسی کو آج ترستے ہیں مبرہ و محاب

اس طرح میرے لئے عملی طور پر اسلام کو اپانا ممکن ہو جائے گا۔

نیویارک براؤ پورٹ سے اپنے پلوچی میں اندر گر بجوہیں کرنے کے بعد سان ڈیا گو یونیورسٹی سے گر بجوہیں کے لئے سفر کیا۔ یہ انہی دنوں (۱۹۷۸ء) کی بات ہے کہ جنوب مشرقی سان ڈیا گو کی مسجد محمد میں میری ملاقات سلیمان سے ہوئی جو بعد میں میری شریک حیات بدنی۔ کچھ عرصے بعد یونیورسٹی کی پہنس ہی میں ہماری شادی ہو گئی۔

میری طرح سلیمان بھی عیسائی پس نظر اور او تمہری فرقے سے تعلق رکھتی تھی۔ خاندان ہمدر میں وہ ایکیلی مسلمان ہے، میرا ذاتی (۱۹۹۵ء) میں نیشن آف اسلام کا بروڈ کار بارگرہ فتنتی سے اصل اسلام کی طرف پیش قدی نہ کی۔ تبھر ۱۹۸۲ء میں میں نے امریکی سلسلہ افواج میں شرکت اقتدار کر لی۔ یہ فیصلہ بھی میں نے اشاعت اسلام کا فریضہ مقامی سلسلے سے آگے بڑھ کر انجام دینے کے لئے کیا۔

امریکی افواج کو بطور پیش منصب کرنے میں بہتری ہی تھی، یقیناً ہر کام میں اللہ کی حکمت کا در فرمائتی ہے، اس بالکل کی جس کا اسلام تول کرنے سے پہلے بھی میں مانے والا تھا۔

امریکی افواج میں بطور امام کے تقرر میرے نصب الحین کے مطابق تھا اس بیشیت سے میں بر اور است پا ہیوں اور ان کے اہل خانہ کے مسائل اور حالات سے آگاہ رہتا ہوں اور اس طرح ان کے روحانی اخلاقی مسائل حل کرنے میں ان کی مدد کر رہتا ہوں۔

سماں تکمیلی کارکن کی بیشیت سے مجھے دوسروں کے مسائل حل کرنے اور اس سلسلے میں

پاکیزگی اور ذائقہ کا حسین نغم..... خالص دلیکی گھنی سے تیار کردہ

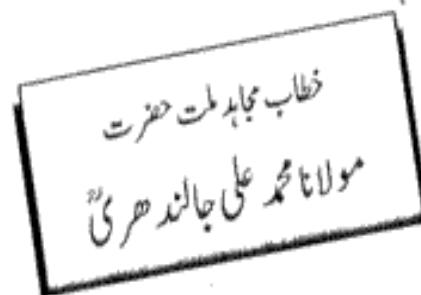


برادر: گھنٹہ گھر فون: ۰۳۰۲۲۳۰۳، سیٹل اسٹاٹ ٹاؤن فون: ۰۹۰۰۰۴۲۳۰۳، چیپز کالونی

فون: ۰۲۰۰۵۷۲، جناح روڈ اسلامیہ کالج چوک فون: ۰۲۰۱۵۱۲۰، گوجرانوالہ

قسط غیرہ

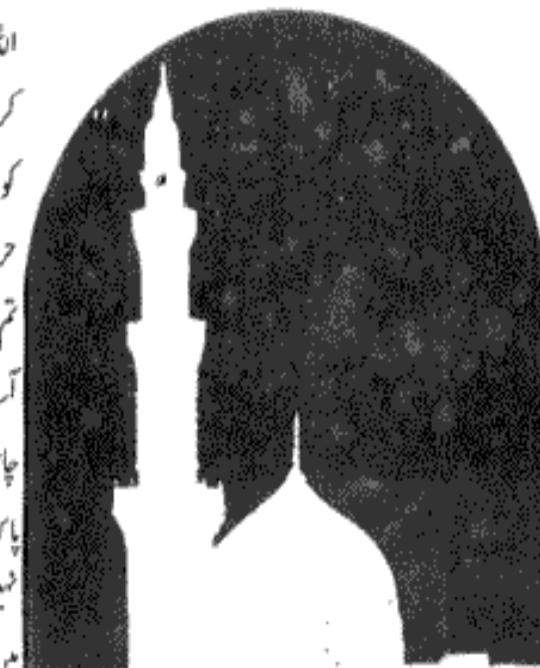
# اسلام میں عورت کا مقام



سیرت رسول ﷺ پر عمل کی ضرورت:

ایک بات دور کتا چلوں رسول اکرم ﷺ کی دو صفتیں بہت نمایاں ہیں ایک تو یہ کہ جب حضور اکرم ﷺ کے پاس قوت و طاقت کے ظاہری اسباب نہیں تھے، حضور اکرم ﷺ نے قلم پر صبر فرمایا دوسروں کی ایذ آرسانی پر برداری سے کام لیا تھل فرمایا اور دوسرے یہ کہ جب حضور اکرم ﷺ کے پاس قوت آئی اور ظاہری اسباب دنیا کی فرلوانی ہوئی اور ایسا وقت آیا کہ حضور اکرم ﷺ اپنے دشمنوں سے جی ہٹر کے انقام لے سکتے تھے اس وقت حضور اکرم ﷺ نے غنودرگز سے کام لیا اور بدترین دشمنوں کو ابھی معاف فرمادیا۔ گواہانی سنت اور تقاضائے عشق یہ ہے کہ جب کمزور ہو تو صبر کرے اور جب طاقتور ہو تو غلو سے کام لے حدیث میں آتا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا:

مالوذری نسی فقط کما الودیت  
”دنیا میں کسی بھی کو اتنا نہیں سایا کیا جتنا کر مجھے سایا  
اور دکھ دیا گیا۔“ غزوہ واحد میں حضور اکرم ﷺ کے  
دنان مبارک شید ہو گئے، آپ ﷺ کا چہرہ اور  
زخمی ہو گیا لیکن اس موقع پر بھی حضور اکرم ﷺ  
کی زبان مبارک پر بیکی کلمات تھے کہ اللہ ہم اہد  
فونی فانہم لا یعلیسون ”اے اللہ! میری قوم



فرمائیں گے جو اتنے دروں کے ساتھ کیا کرتے ہیں،  
حضور اکرم ﷺ نے سکرانے اور فرمایا: اذہبوا انتہ  
الطفقاء لذتربیب علیکم الدیوم ”جادتم سے  
آزاد ہو آج کے دن تم پر کوئی الزام نہیں۔“

پھر حضور اکرم ﷺ حرم کعبہ میں  
تشریف لائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خانہ کعبہ  
کی چالی طلب فرمائی کیا درے دارے وہ چالی آپ ﷺ  
کی خدمت میں پیش کر دی۔ حضور اکرم ﷺ نے  
ان سے پوچھا یاد رہے میں نے ایک مرچ پلے بھی  
اللہ کے گمراہ کی چالی طلب کی تھی، گمراہ نے یہ کہ  
کہ میری درخواست کو رد کر دیا تھا کہ یہ چالی ہر ایک  
کوں سکتی ہے گمراہ ﷺ کو نہیں دی جاسکتی۔ میں  
حرم کعبہ کے اندر دور کھٹت نماز ادا کرنا چاہتا تھا مگر  
تم نے میری بات نہ مانی اس نے اقرار کیا، پھر  
آپ ﷺ نے اس پوچھا تمہیں پتہ ہے کہ اب یہ  
چالی کس کے پاس ہے؟ اس نے کہا آپ ﷺ کے  
پاس ہے فرمایا اب تو یہ چالی گمراہ ﷺ سے کوئی  
نہیں لے سکتا؟ اس نے کہا کوئی نہیں لے سکتا فرمایا  
میں یہ چالی آج کس کو دوں گا؟ اس نے عرض کیا

ہے آپ ﷺ منابع خیال فرمائیں گے، اس پر  
حضور اکرم ﷺ نے فرمایا جاؤ یہ چالی اب تمہارے  
ہی پاس رہے گی میں تمہارا تصور معاف کرتا ہوں  
اور چالی تمہارے ہوائے کرتا ہوں۔

اور سنئے ہو جمل کی بیوو اور عکر مدن الی  
جمل کی بھی بارگاہ بہوت میں حاضر ہوئی اور غوفی  
خواستگار ہوئی حضور اکرم ﷺ نے اسے معاف

ہر قبیلہ کے سردار کو حضور اکرم ﷺ نے طلب  
فرمایا، حضور اکرم ﷺ ایک بڑے پتھر پر کمزے  
تھے آپ ﷺ نے ہر سردار سے دریافت فرمایا کہ  
بناو میں تمہارے ساتھ کیا سلوک کرنے والا  
ہوں؟ اس نے کہا آپ ﷺ ہمارے ساتھ وہی

کوئی عالم تمیں بد اہملا کے تو صبر کرو جس طرح کر  
ہمارے الہار نے صبر کیا۔

حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے،  
حضرت رائپوری رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت  
ساد پوری رحمۃ اللہ علیہ نے ان حضرات نے  
دوسروں کی تجھی باتوں پر بھی صبر کا دامن ہاتھ  
سے نہیں چھوڑا، تمیں اپنے الہار کے طرزِ عمل کو  
اپنا چاہئے کوئو نہ اگر ہم نے صبر و تحمل کا دامن  
چھوڑ دیا تو اس کے نتیجہ میں ملک و ملت کا زیاب ہو گا،  
اور ملک و ملت کا زیاب خود ہمارا پہاڑی نقصان اور اپنے  
عن سرمایہ کی بد بادی اور اپنے ہی گمراہی چاہی ہے۔

### جمعیت علماء اسلام کا موقف:

اب میں ایک اور مضمون کی طرف آتا  
ہوں جس وقت ملک کی آزادی کی جگہ جاری تھی  
اس وقت ہمارے مخالف ہمیں ہندوؤں کا ایجٹ اور  
ہندوؤں کا آلہ کار قرار دے کر ہمیں مطعون کرتے  
تھے، آج کل علماء یہ کو ایک طبقہ کیوں نہیں یا  
سو ٹلسیوں کا ہمزر کہ کربدھام کرنے کے درپے  
ہے، ہم نہ اس وقت ہندوؤں کے ایجٹ تھے نہاب  
سو ٹلسیوں کے آلہ کار ہیں، ہم اسلامی نظامِ زندگی کو  
اس ملک میں مغلانا فذ کرنے کی آرزو رکھتے ہیں اور  
یہ وہ قدر مشترک ہے جو جمیع علماء اسلام اور  
جماعت علماء پاکستان دونوں کی مشترک ہدود و جد کا  
مرکزی نقطہ نظر ہے کوئی مولوی خواہ وہ اس پارٹی کا  
ہو یا اس پارٹی کا وہ ہرگز اسلام سے باقی ہو کر  
سو شاست قبیلیں من سکتا، میں بریلوی علماء کی بھی  
منانی پیش کرتا ہوں کہ ان کا مطبع نظر بھی صرف  
اسلام ہے۔ مولوی اسلام کا دفاتر ہے وہ بھی  
کیونکہ قبیلیں من سکتا، وہ بھی دین کا خدار نہیں  
ہو سکتا، وہ اول و آخر اسلام کا سپاہی ہے، مولوی اس

ہیں اپنے بھائیوں کی غلطیوں کو درگز نہیں  
کر سکتے؟ سماں میں اختلاف ہوا ہی کرتا ہے یعنی  
اس اختلاف کا یہ مطلب تو نہیں ہے کہ ہم خود کو  
جن پر سمجھیں اور دوسروں کو نکلا کارنات کرنے  
لگ جائیں، تم ختنی ہیں ہمارا الم شافعی رحمۃ اللہ علیہ  
سے سماں میں اختلاف ہے اس کے باوجود ہم

عزمِ نک کے بعد یعنی کی طرف بھاگ گئے تھے،  
ان کی حدی حضور اکرم ﷺ کی زبان سے اپنے  
شہر کی جان ٹھی کی خبر سن کر فوراً اس کے تعاقب  
میں روآن ہو گئی، آخر سمندر کے کنارے اسے جالیا  
وہ کشی میں تکھے چکا تا اور کشی نے ساحل چھوڑ دیا تھا  
مگر اس نے آوازیں دیں آواز تو اس نک نہ پہنچ  
سکتی۔ مگر اس کے ہاتھ کے اشاروں سے وہ متوجہ  
ہوا کشی واپس ہوئی تو عکرہ کی حدی نے اپنے شہر  
کو حضور اکرم ﷺ کی غنوکرم کا باجراسنایا وہ جران  
خاک کہ میرے چھے مجرم کو حضور اکرم ﷺ بھلا  
کیوں معاف فرمائیں گے؟ مگر اس کی حدی نے  
اسے یقین دلایا اک حضور اکرم ﷺ تو سرپارست و  
غنوکرم ہیں۔ تم نے اپنی قریب سے نہیں دیکھا  
میں نے اپنیں دیکھا ہے وہ جمیں معاف فرمادیں  
گے وہ انقلام لینے والے نہیں درگز کرنے والے  
شریک نہیں ہوئے، اس لئے ہمیں اس ملک کا خدا  
دوسرے فرقوں سے زیادہ عزیز ہے اور ہم پر اس کی  
حفاظت کی زیادہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ اس لئے  
ملک و ملت کو اختلاف و انتشار سے چانے کی سب

حضور اکرم ﷺ کی سیرت طیبہ اور آپ ﷺ کے  
اخلاق عالیہ کی ایک جملک آپ بھی دیکھ لیں اور  
اندازہ کر لیں کہ حضور اکرم ﷺ کس طرح اپنے  
دشمنوں کو بھی معاف فرمایا کرتے تھے تو کیا ہم لوگ  
حضور اکرم ﷺ کے عشق کا دام بھرتے ہیں اور  
حضور اکرم ﷺ کی سنت کی اچانع کا دعویٰ کرتے

سے تبلیغ فرمایا کرتے تھے، آپ کی ایک پھوپھی بیوہ تھی اس کی عمر سو سال کے لگ بھک تھی آپ نے ان کی جا کر مت سماجت کی ان سے کما کر وہ سب سے پہلے نکاح کریں تاکہ کسی کو یہ کہنے کا موقع نہ ملے کہ اسلامی دوسروں کو تو فیصلہ کرتا ہے مگر اس کے اپنے گھر میں اس پر عمل نہیں ہوا ہے۔ ان کی پھوپھی نے کہا ہے اس عمر میں کہ نہ مدد میں دانت ہے، نہ بیٹت میں آنت میں کیا نکاح کروں گی؟ شاہ صاحب نے فرمایا اگر آپ نکاح فیصلے کریں گی تو میں اس مسئلے کی تبلیغ فیصلے کروں گا اور کل رسول اکرم ﷺ کی بارگاہ میں جب بیٹش ہوں گا تو وہاں آپ کی شکایت کروں گا کہ آپ کی وجہ سے میں تبلیغ سے باز رہا یہ سن کر آپ کی پھوپھی اپدیدہ ہو گئیں کہنے لگیں۔ شہزادہ حضور اکرم ﷺ کی بارگاہ میں میری شکایت نہ کرنا میں شریعت کا یہ مسئلہ مان لیتی ہوں، چنانچہ ایک بوڑھا دویں بلا کر اس سے ان کا نکاح کر دیا گیا اور پھر شاہ صاحب نے تبلیغ کا سلسلہ جاری فرمایا اور ان تقریر کی شخص نے یہ اعتراض کیا کہ آپ کے توگر میں آپ کی پھوپھی بیٹھی ہے تو شاہ صاحب نے اسے بتایا کہ پھوپھی کا نکاح نہ ہو چکا ہے، اس سے لوگوں پر بلا اثر پڑا اور آپ کے مخالفین بھی آپ کے اخلاص کے قاتل ہو گئے۔

بات اسی کی اڑکرتی ہے جو خود بھی اس پر عمل کرے، بھنو کا روٹی، کپڑا اور مکان دینے کا فخر، تو محض ایک چال ہے، لوگوں کو اپنے جال میں پھنسنے کی ایکش جیتنے کی اور انتخاب میں کامیابی حاصل کر کے بر سر اقتدار آئنے کی اور یہ وقوف لوگ یہ سمجھ رہے ہیں کہ شاید یہ وعدے جو کے چار ہے ہیں مجھ کے وعدے ہیں، حالانکہ ان وعدوں کی مثال تو ایسی ہے جیسے مرغی کو ذبح کرنا ہو اچاک مسمان گھر پر آپنے ہوں اور مرغی قاؤ میں نہ

## بھنو صاحب کاموں قوف :

اب میں ایک اور مضمون پر انکسار خیال کروں گا۔ آج لوگ بھنو کے گرد جن ہو رہے ہیں اور اسے اپنے ناجبات دہندہ سمجھتے ہیں اور اس سے یہ آس لگائے بیٹھے ہیں کہ بھنو مکان دے گا، روٹی دے گا، کپڑا دے گا۔ بھنو کا فخر ہے کہ ایم غریب کا فرق مناد و سب کو بر لر کر دی جسی کہ ہائی لائگ ایلانگ۔ چارہا ہے اور بھنو کے اس نفر و پر وہ بھی بغیر سوچے سمجھے سر در صن رہا ہے اور سوچ رہا ہے کہ بھونے ہم سے مکان کا وعدہ کیا ہے، میں جس دن بھنو کا راج ہو گا میں فلاں عالی شان مکان پر قبضہ کر کے اس میں رہائش اختیار کروں گا اور اس کے اصلی مالک دمکان کو کان سے پکو کر باہر نکال دوں گا۔ لیکن میں کہتا ہوں کہ بھنو کچھ فیصلے کرے گا، جو اپنی زمین غریبوں میں تقسیم فیصلے کرتا ہو، غریبوں کا ہمدردی کیسے ہو سکتا ہے؟ جو لوگ کچھ کما کرتے ہیں وہ سب سے پہلے خود بھی اس کے مطابق عمل کرتے ہیں؟ بھنو کی ہزاروں ایکڑ زمین ہے وہ اس زمین کو جو اس کی ضرورت سے کہیں زائد ہے غریب ہاریوں میں تقسیم کیوں نہیں کر دیتا؟

حضور اکرم ﷺ نے جب سو د پاندی عائد فرمائی تو سب سے پہلے اپنے خاندان کے سودی روپے کو جو لوگوں کے ذمہ قصاص فرمایا، اپنے پچاہی میاس کے سودی کاروبار پر پاندی لگانے کا اعلان فرمایا، اسی طرح قتل کے پرانے جگہوں کو فتح کرنے کا اعلان فرمایا تو سب سے پہلے اپنے خاندان کے قتل کے قصاص کو معاف فرمایا تاکہ قول و عمل میں کامل ہم آہنگی ہو۔

حضرت شاہ اسلمیل شہید رحمۃ اللہ علیہ نکاح بیوہ گاں کے علمبردار تھے اور اس کی بڑی شدید

ملک میں صرف کتاب و سنت پر مبنی دستور کو نافذ دیکھنا پاہتا ہے، انہم پاکستان میں اسلامی قانون کا نفاذ پاہتے ہیں، انہم نا امریکہ کے ایجنت ہیں نہ روس اور چین کے حاشیہ بودار، ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ غریبوں کا بھلاکہ سرمایہ داری میں ہے، نہ نظام اشتر آکیت میں، ان کی نجات کا ایک عالی راست ہے اور وہ ہے محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کا ایسا یہ دوستور و قانون۔ افسوس تو یہ ہے کہ جن لوگوں نے انگریز سے عمدہ دیوالی کیا، جن کے باپ دادا انگریز کے ہاتھ میں بیٹے ہوئے تھے جو بر طالوی سامراج کے زلہ ربا تھے وہ عالم کے سلطنت یہ کہتے ہیں کہ عالم ہندوؤں یا کیمپ نشوں کے ایجنت ہیں جو ساری عمر خود بکاومال نہ رہے، وہ عالم کو فیروں کی غلائی کا طمع دیتے ہیں۔ شرم کی بات ہے، ذوب سر نے کا مقام ہے عالم خواہ وہ دیوبندی ہوں یا باریلوی سب کا طمع نظر ایک ہے اور وہ ہے کلر لالا اللہ کی سر بلندی ویکھنا نفلڈ پر پیگنڈے کا شکار ہو کر عالم سے بد قلن نہ ہو جاتا۔ جیسیت عالم اسلام کے متعلق تو میں پوری ذمہ داری سے کہہ سکتا ہوں کہ تو وہ کیمپ نشوں کی حاجی ہے، نہ سو ٹھٹھوں کی، وہ تو صرف اللہ کے دین کو دینا میں سر بلند کر رہا ہے جو لوگ ان پر کیونٹ ہونے کا الزم عائد کرتے ہیں وہ خود غیر ملکی طاقتوں کے اشارے پر ناچھے والے ہیں یہ خود تو اتنے تازک مزاج ہیں کہ اگر ان کے نہاد مسئلکوں کی تدبیج کی جائے تو ان سے برداشت نہیں ہوتی مگر دوسروں پر الزم لگانے سے ذرا نہیں چوکتے اور عالم پر حکم کھلا اور مدد و کافر میں لگانے میں اپنی کچھ بھی پچکہت محبوس نہیں ہوتی۔

ہو؛ جس میں سوچنے پر پاندھی ہو؛ جس حکومت کے خلاف بات کرنے کی سزا گولی ہو، جس حکومت سے اختلاف کرنا موت کو دعوت دینے کے بعد ہو۔

ہمیں انکی روٹی نہیں چاہئے جس میں ہر شخص کو آٹھ گھنٹے محنت کرنی پڑے میاں بھی کارخانے میں بندھا ہوا ہے اور جو بھی نہیں میں چاہتا کہ آٹھ گھنٹے کام کروں میں اپنی روٹی کا بند و سست دو گھنٹے کی محنت سے کر لیتا ہوں مجھے کیا ضرورت پڑی ہے کہ میں کو لوکے ہلکی طرح آٹھ گھنٹے کام میں جتار ہوں اور پھر میری جو ہی آخر کیوں کام کرے ہمیں ایسا نظام نہیں چاہئے، ہمیں ترسول اکرم ﷺ کا نظام چاہئے جس میں حورت کو گھر کی ملکہ ہا کر بیٹھالا گیا ہے اور محنت کا پیشہ مرد کی ذمہ داری قرار دیا گیا، ہمیں وہ نظام درکار ہے جس سے روٹی بھی ملے اور جو بھی کی عزت بھی محفوظ رہے، جس میں انسان کا ضمیر آزاد رہے، جس میں انسان انسان رہے گدھانہ میں جائے، جس میں جنبات و خیالات پر پہنے نہ ہوں، جس میں ایک عام شری وقت کے فرماں رواؤ کوہ مانوں کے اس پر تختیم کر سکے اس سے پوچھ لے کہ یہ کہ تم نے حوت المال کی اس چادر سے کیے سوا ایسا، جبکہ تمداقد بھی لمبا ہے اور اس ایک چادر میں تو ایک عام آدمی کا کرکے بھی تیار نہیں ہو سکتا تھا اور اس اعتراض پر امیر المؤمنین سلطانوں کی عظیم الشان مملکت کا حکمران تختیم کرنے والے کامنہ نہ کر سکے اس کے وارث گرفتاری چاری نہ کر سکے، بھکر باقاعدہ اپنی صفائی پیش کرے اور ہدایت کرے کہ اس کے پیٹے اپنی چادر اس دے دی جسی تھا کہ وہ اپنا کرد تیار کر سکے جانتے ہو یہ حکمران کون تھا؟ یہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ تھے جن کی ویٹ و سلطنت سے

اور اس پر زین کس کر اسے مولوی صاحب کے حوالے کر دیا گیا، یہاں بھی اس کی گرفتاری کا باعث روفی ہی بنتی۔

تمہارے ساتھ بھی یہی ہو رہا ہے کہ روفی کا لائج ڈے کر جیسیں ساتھ ملایا جا رہا ہے اور جب تم روٹی کی طبع میں آکر شکار ہو جاؤ گے جب جیسیں پہ چلے گا کہ تم نے لکھا گئے کا سودا کیا ہے۔ روٹی کا مسئلہ توهہ کی بات ہے میں ان کیوں نہیں لور سو ٹھلٹھلوں سے پوچھتا ہوں ان سے دریافت کرتا ہوں کہ تم نے ایوب کی حکومت کے خلاف ہنگے کے ہڑتاہیں کیں، جلوس نکالے اسکو لوں اور کا لجوں کے طلباء سے ان کی پڑھائی کا ہرج کر اکے توڑ پھوڑ کر واٹی ہیا جب تمہاری حکومت قائم ہو گی تو تم مزدوروں کو ہڑتاہل کا حق دو گے؟ کانچ کے لڑکوں کو جلوس نکالنے کی آزادی ہو گی؟ کسی پارٹی کو تمہارے خلاف لب کشائی کی اجازت ہو گی؟ اور اگر نہیں ہو گی اور یقیناً نہیں تو پھر تم قوم کو کیوں فریب میں جتنا کر رہے ہو؟ ہمیں ترسول سے بھی زیادہ ضمیر کی آزادی درکار ہے، روٹی تو ہمیں انگریز کے دور میں بھی ملتی تھی، آخر ہم نے انگریز سے چھکارا کیوں حاصل کیا؟ اس لئے نہ کہ ہمیں رائے کی آزادی ضمیر کی آزادی، انگریز میں کی آزادی مطلوب تھی جو روٹی سے بہر حال مقدم ہے۔

کیونکہ ملکوں میں روٹی تو پہ نہیں ڈھنگ سے ملتی ہے یا نہیں لیکن آزادی نظر آزادی انکار اور آزادی تقریر و تحریر پر مکمل پاندھی ہے۔ دہلی کی آزادی مطلوب تھی جو روٹی سے بہر حال کسی فیصلہ پر اعتراض نہیں کیا جاسکا، ملک میں اپوزیشن نہیں من سکتی تو میرے بھائی ہمیں انکی حکومت نہیں چاہئے، جس میں ہوئے کی آزادی نہ

آرہی ہو تو یہ پہ ہے اس موقع پر کیا کیا جاتا ہے؟ مرفی دنہ کو دکھا کر قریب بلا یا جاتا ہے، جب مرفی دنہ کے لائچی میں قریب آتی ہے تو ذرع کرتے والے کاماتھے پکڑ لیتا ہے اور اس کے لگے پر چھری پھیر دی جاتی ہے، بھنو صاحب بھی غریبوں کو چھانے کے لئے روٹی زوٹی کافرہ لگادے ہیں، بھی کسی کو چھمایاں پکڑتے دیکھا ہے؟ وہ کنڈی پر کھانے کی کوئی چیز لگا کر اسے پانی میں پھیک دیتا ہے، چھمایاں بھائی بھائی آتی ہیں اور ایک ایک کر کے پختی جاتی ہیں۔ بھری جنگ میں آزادانہ گھوم رہی تھی، اسے میں قہاب آگیا اسے خریدنے کے لئے تو وہاں بھی روٹی دکھا کر ہی بھری کو پکڑا جاتا ہے، گھاس دکھا کر اسے قریب لا یا جاتا ہے، اس اور ہر گھاس کے پاس آئی اور اور اور قہاب کی چھری اس کے لگے پر پھری۔

روٹی کافرہ دکھادا ہے:

مولوی صاحب کو تقریر کرتے کرتے دیر ہو گئی انہیں کسی دوسرا جگہ بھی ضروری پہنچانا تھا انہوں نے لوگوں سے کہا کہ بھائی ایک گھوڑی کا کسیں سے انقلام کر دو تو میں اپنی تقریر مکمل کر دوں ورنہ انہی فلم کروں کو نکل پیدل دہلی تک پہنچنے میں دیر گئے گی۔ گاؤں والوں نے زیندار سے جا کر گھوڑی بھائی زیندار نے کہا گھوڑی تو اس وقت جنگ میں چڑھا ہے، دہلی سے اس کا پکڑنا مشکل ہے۔

مولوی صاحب نے کہا اس میں کیا مشکل ہے؟ مولوی صاحب نے دو لڑکے بھجوادیے جن کی جھوپی میں دانے تھے انہوں نے دلوں سے بھری ہوئی جھولیاں گھوڑی کو دکھائیں گھوڑی بیوی خوش ہوئی کہ یہ کون حاتم طالی کے بھئی ہیں کہ میرے لئے جھولیاں بھر کر پہنے لائے ہیں، خوش خوش آگے بڑی جو نئی قریب آئی ایک نے پک کر پکڑا

## حتم نبوۃ

22

نظریوں سے گرتی چلی گئی دوسری طرف ایک الیک گھر کے مکان پاٹی میں اسے اونڈھ لیتا ہوں  
غورت ہے جو باقاعدہ نکاح کے ذریعے گھر سے رخصت ہوتی میاں کے گھر جوں جوں اس کی زندگی گزرتی جائے گی اس کی قدروں میں اضافہ ہوتا جائے گا اور جب وہ پوتوں "نواموال والی" ہو گی تو سارا اگر اس کو بڑی الیک کہہ کر پکاریں گے، محلہ میں "بستی" میں، گھر میں، باہر ہر جگہ اسے اماں جی کے مقدس ہام سے پکارا جائے گا میکن واشن لورین یا ای ماں کی کوئی قدر نہیں کہ تبلجھ آخري عمر میں تو ہر جگہ سے اسے دھکے ہی نصیب ہوتے ہیں، شادی شدہ عورت سے اگر اس کا شوہر ہے وقاری کرے تب بھی کم از کم ماں باپ کے گھر کے دروازے اس کے لئے ہمیشہ کھل رہے ہیں تو معلوم ہوا کہ اللہ اور اللہ کے رسول کا دامن پکڑنے سے عزت ملتی ہے اس کے دین سے بخاوت کر کے عزت میں اضافہ نہیں ہو سکتا بلکہ النابع عزتی اور رسولی ہوتی ہے، اسلام رومنی کا مسئلہ حل کرتا ہے رومنی کی ہمانت دیتا ہے اسلام کی شریعت کا یہ مسئلہ غور سے سن لو کہ اسلامی تعلیمات کی رو سے ہر آدمی کو رومنی ملی چاہئے، ہر آدمی کو کپڑا ملنا چاہئے، ہر آدمی کو مکان ملنا چاہئے، ہر آدمی کو علاج کی منت سوتیں میر آنی چاہیں، ہر شخص کو تعلیم کی فرمائی بلا معاوضہ ہونی چاہئے، یہ اسلام کی تعلیم ہے اس نے یہ سبق دیا ہے کہ ہر آدمی کو ان پانچ بیانی حقوق کی ہمانت دی جائے یہ حکومت وقت کی ذمہ داری ہے اسلامی حکومت کا یہ فرض ہے کہ وہ اپنی رعایا کے ہر فرد کو یہ بیانی سوتیں فراہم کرے۔ یہاں میں ایک واقعہ عرض کرنے کے اپنے بات کو ختم کروں گا، یہ واقعہ حضرت عمرؓ کے بعد خلافت کا ہے،

باقی آئندہ

کمبل ہی مسٹر ہے، سردوں میں اسے اونڈھ لیتا ہوں اور گرسیوں میں اسے پیچ بھالیتا ہوں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا تمہارا یہ پیالہ تو نہ ہوا ہے، اس سے پانی کیسے پیتے ہو؟ انہوں نے کہا پیالہ کو زرا نیز حاکر کے پی لیتا ہوں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا نیا پیالہ کیوں نہیں خرید لیتے؟ فرمایا ایک پیسہ جوئے پیالے پر خرچ ہو گا وہ کسی مستحق کو کیوں نہ دے دوں کہ اس کی ضرورت میں کام آئے۔

### اسلامی نظام:

ہمیں تو ہمائی اس قسم کا نظام حکومت مطلوب ہے اور یہ صرف اسلام کا نظام ہے جس میں افسر دوسروں کی ضرورتوں کو مقدم رکھیں ان پر کوئی اعتراض کرے تو غصہ نہ ہوں، لوگ ظاہری نمود نمائش کے فریب میں آجائے ہیں۔ عام طور پر لوگ دو قسم کے ہوتے ہیں ایک تو عصمت اور پاک دامنی کی قدر کرتا ہے اور ایک صرف ظاہری رنگ و روپ پر مرتا ہے ایک شخص اپنی بیوی کی طرف دیکھتا ہے اور صرف اسی کو اپنی لٹا ہوں کا مرکز ہاتا ہے یہ شخص عفت و عصمت کا قدر داں ہے اور دوسرا شخص بازاری عورت کی گوری چیزی کی طرف لپاٹی ہوئی نظریوں سے مکھتا ہے خواہ اس پر کئے پیشتاب کرتے ہوں یہ شخص نمود نمائش کا دلدار ہے، ہم جو مسلم ہوئے کا دعویٰ کرتے ہیں ایمان کی قدر کرنی چاہئے رومنی پر جان نہیں دینی چاہئے ایمان سلامت ہے تو رومنی کی نہیں عقیدہ رومنی سے زیادہ اہمیت رکھتا ہے۔

بے نکاحی عورت کی کے گھر میں ہو جب تک اس کا حسن جوانی قائم ہے اس کی قدر ہو گی جب اس کا حسن ڈھلنے لگا، اس کی جوانی روپ اخبطاً ہوئی، اس کی قدر جاتی رہی اور دن بدن

قیصرہ کریمی کے ایوان لرزہ بر انداز رہتے تھے، ہمیں وہ نظام پاٹی جو خلیفہ وقت کو نمبر پر تقرر کرنے سے روک دے جو حاکم وقت سے یہ کہ سکے کہ ہمیں تمہارا مقرر کیا ہوا یہ گورنر نہیں چاہئے، اس لئے کہ یہ دفتر میں دیرے سے پہنچتا ہے اور جسد کے دن تجسس سے پسلے اس کے ہاں اذن باری ایسی نہیں ملتا گورنر کی طلبی ہوتی ہے یہ شام کے گورنر ہیں ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان سے پوچھتے ہیں وہ اپنے قصور کا اعتراف کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ شخص جو کچھ کہہ کر رہا ہے حق کہہ رہا ہے، اصل بات یہ ہے کہ میں اپنا کھانا خود پکاتا ہوں شام کو پکاتا ہوں رات کو بھی کھاتا ہوں اور دو ہی باری کھانا صحیح کھاتا ہوں، جس روز شام کو کھانا نہ پاک کوئوں تو صحیح کو پکانا پڑتا ہے، اس میں بھی کبھی کھار دیکھ ہو جاتی ہے۔ باقی رہا جسد کے دن دل میں کا معاملہ تو امیر المؤمنین! میرے پاس کپڑوں کا ایک ہی جوڑا ہے میں جمعہ کے بعد اس کو دھوتا ہوں اور دو ہی پن کر جسد کے لئے باہر آتا ہوں، اس لئے جمعہ سے پہلے میں مل سکتا۔ ایک سے زیادہ جوڑے اس لئے نہیں، ہاتا کر مجھ سے زیادہ مستحق لوگ بھی تو ہیں۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ! میں خود موقعہ پر جا کر تمہارا ہم سن دیکھوں گا، گویا آج کل کی اصطلاح میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے گورنر ہاؤس کے محاکمہ کا پروگرام بنایا۔ حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کو ساتھ لے کر ان کے مکان پر پہنچے، مکان کیا تھا ایک جگہ تھا اس جگہ میں ایک مصلی قیاس مصلی پر ایک کمبل بھجا ہوا تھا ایک کونے میں پانی کا ایک گھر ارکھا ہوا تھا اس پر مٹی کا ایک پیالہ تھا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا تمہاری چارپائی اور مسٹر کمال ہے؟ ابو عبیدہ نے بتایا کہ چارپائی نہیں ہے زمین پر سوتا ہوں اور یہ

# ام الحجات موسیٰ بن جعفر

## 18ویں سالانہ ختم نبوت کا نفر نس چناب نگر کی مکمل رپورٹ

یکم اعصر حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ  
نے سراجِ حمد دینے۔ تلاوت سید قاری دیباً افسن لا اوری  
نے فرمائی، جب احمد علیش چشتی و محترم حافظ محمد شریف  
متن آبودی نے انتیہ کام پیش کیا، وار الاطمیم دینے اسکے  
کے شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد فیروز خان حادب  
بنجای بد کو نسل کے ممتاز رہنمائلک رب نواز الدین وکیت  
شریعت کو نسل کے رہنماء مولانا ابوبالرشدی احتیار اعلما  
کے صدر مولانا عبد المالک خان بعیت علماء اسلام لا اور  
کے رہنماء مولانا سیف الدین سیف بعیت علماء اسلام  
بنجائب کے صدر حضرت مولانا عبداللہ بھکری، جامد  
اشرفیہ شہ کوت کے سنتم مجاهم ختم نبوت مولانا  
عبداللطیف انور، کل پاکستان بعیت علماء اسلام کے  
سیکھیتی جزل مولانا عبد الغفور حیدری کے بیانات  
ہوئے۔

سوالات و جوابات کی نشست: عمر کی نماہ کے بعد  
عالیٰ مجلس تحفظ ختم نبوت کے بارگ رہنمایہ اعصر  
حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ نے سوالات  
کے جوابات ارشاد فرمائے یہ مجلس مغرب بک جاری  
رہی۔

تیرا اجلاس: عطا کی نماہ کے بعد تیرا اجلاس  
حضرت امیر مرکزیہ دامت برکاتہم کی صدارت میں  
شروع ہوا، قاری نصیر اللہ نے تلاوت کی، بحکم کے  
جباب تلک شیر، جباب احمد علیش چشتی، عبد الرحمن تھلکی،  
جباب محمد شریف ماسی اور گور جانوالا کے جباب خضر شاہد  
رام پوری کی ایمان پر نعمتیں، تکمیل مخالف موقع پر  
ہوتی رہیں۔ مولانا محمد علی صدیقی مبلغ سندھ، مولانا محمد

کھلانے کے لئے لفتم کو بیش کی طرح سبھا اور کانفرنس کے  
افتتاحیں بھی انتہائی خوبصورتی پورا حسن انداز سے اس نظام کو  
چلایا اس پر ان کو تقدیم خراج قسمیں پیش کیا جائے گم ہے۔  
عالیٰ مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنماء مولانا  
مفتی محمد علیش بیگ خان نے ہاتھ انتقالیہ ساجزاہ طارق  
محبود، فاتح چناب گمراہ مولانا علیش کی تحریکی و سرپرستی  
میں اٹیچ کا انتظام حضرت مولانا اسٹیل شبلی خجالت تبدیل  
حضرت مولانا محمد یعقوب صاحب 'مولانا ضیاء الدین آزو  
نہدوں الشیخ' خواجہ خواجہ مولانا حضرت مولانا خان آزو  
نے سراجِ حمد دینے۔

پہلا اجلاس: جمعرات میج دس بجے شروع ہوں  
حضرت امیر مرکزیہ دامت برکاتہم نے صدارت فرمائی،  
تلاوت قاری محمد علیس نے کی، امیر مرکزیہ دامت  
برکاتہم کی دعا سے کانفرنس کا آغاز ہوا، عالیٰ مجلس تحفظ ختم  
نبوت کے ممتاز رہنماء حضرت مولانا محمد اکرم طوقانی،  
حضرت مولانا نظام حسین مبلغ فیصل تباہ، مولانا احمد الدین  
قریشی مبلغ مظفر گڑھ، مولانا عبد الرکیم مبلغ ساہیوال کے  
بیانات ہوئے ایک بجے اجلاس انتظام پذیر ہوں، حضرت  
المکرم قاری محمد رضا ایم صاحب دامت برکاتہم کی ذوالش  
پر امیر مرکزیہ دامت برکاتہم کھانے کے پذیر میں  
تشریف لائے، میج دعیریض پذیر میں ہزاروں مسلمانوں  
کا کھانا شروع کرنے سے قبل آپ نے پر سو زعافرمانی۔

دوسرا اجلاس: تکری کی نماہ کے بعد شروع ہوا جامد  
امدادیہ فیصل تباہ کے سنتم و شیخ الحدیث اور ملک کے ناموں  
نام دین حضرت مولانا نذر احمد صاحب دامت برکاتہم  
اس اجلاس کے مسلمان خصوصی تھے، صدارت کے  
ذریعہ عالیٰ مجلس تحفظ ختم نبوت کے ہبہ امیر مرکزیہ

چناب گمراہ (نماہ کو خصوصی) الحمد للہ اعلیٰ  
بھلک تحفظ ختم نبوت کے زیر احتمام ۱۸ویں سالانہ ختم  
نبوت کا نفر نس چناب گمراہ ۱۸ اکتوبر ۱۹۹۹ء کو مرکزیہ ختم  
نبوت جامع مسجد و درس ختم نبوت مسلم کا اعلیٰ چناب گمراہ  
میں منعقد ہوئی۔ کانفرنس سے چار روز اگل پہنچانی کی  
تیاری کا کام ہو گیا تھا، بدھ کی شام عالیٰ مجلس تحفظ ختم  
نبوت کے امیر مرکزیہ اور کانفرنس کے صدر گرائی  
ندوم الشیخ خواجہ خواجہ مولانا حضرت مولانا خان آزو  
صاحب دامتہ کا ہبہ اعلیٰ ساجزاہ سید احمد صاحب  
کے ہمراہ پہنچانی میں تشریف لائے۔ پہنچانی درہائے  
آپ کا استقبال کیا ہوا، پر کو جباب جلوید صاحب  
جناب احمد صاحب اور دسرے رکائیت کھانا پکانے  
والی نیم نے اپنا لفتم سنبھال لیا۔ جناب عالیٰ سراج دین  
صاحب نے پہلی کاظم ہبہ کی طرح حکم طور پر چاہو  
کرایا۔ مولانا بغیر احمد صاحب 'مولانا حافظ احمد علیش  
صاحب' جباب عالیٰ رشید احمد (سکرداں) 'مولانا محمد  
اللہ ساقی صاحب' پورہ دری محمد شمعی صاحب نے گوشت  
کے جانوروں کی خریداری کا اعلیٰ مکمل کر لیا ہے،  
جمعرات کی درہائی شب ملک بھر سے گلے آئندہ  
ہو گئے، جمعرات میج کی نماہزادہ جامع مسجد کاہل مکمل طور پر  
گھر پر کاظم نماہ کے بعد حضرت مولانا عزیز زادہ حس  
بالند مری نے قرآن مجید کے درس سے کانفرنس کے  
بیانات کا آغاز فرمایا، درس کے بعد مسلمانوں کو نماہ دیا گیا،  
میج دعیریض حضرت المکرم قاری رضا ایم صاحب فیصل  
لبادی دامت برکاتہم کی قیادت و سرپرستی میں جباب  
قاری محمد اشقلی صاحب نامہ و درس قاری مسجد فیصل تباہ  
کرم قاری موبک صاحب لوران کے رہائی نیم نے کہا

نذر علیٰ حیدر آباد نرم ملبوی مکتب فکر کے متاز رہنماؤں  
رحمت اللہ توری 'مولانا مفتی حسین الرحمن' 'مولانا احمد  
میاں جاوی' 'مولانا سیف الرحمن درخواستی' 'مولانا اللہ  
و سلیما' 'مولانا عبدالکریم ندیم خانپوری' 'ساجززادہ طارق  
محمد' 'مولانا قاری طیلی احمد مدحی' 'خطیب جامع مسجد  
مرکزی سکریٹری القرآن' حضرت مولانا حسین الدین آنوار زید  
مرحوم کے جائشیں حضرت مولانا اشرف علی بلوچستان  
کے صوبائی وزیر لور جیعت علماء اسلام کے متاز رہنا  
حضرت مولانا اللہ داد خیر خواہ جیعت علماء اسلام کے رہنا  
مولانا شیر احمد شاہ جیعت الحدیث کے مرکزی رہنما اور  
ترجمان امام اٹیٰ ظییر رولپنڈی کے متاز عالم دین  
مولانا سید چاح الدین شاہ امدادی 'مرکزی جیعت الحدیث' کے  
مرکزی سکریٹری جزل لور متاز عالم دین حضرت مولانا  
سید حسین الدین شاہ قاری 'خانزادہ شیخ الحسیر' حضرت  
مولانا احمد علی لاہوری کے جائشیں دخانیہ تھاریہ راشدیہ  
لاہور کے گدی نشیں مولانا میاں محمد اجل قادری کے  
یہاں ہوئے کافر نس کا تمام تپذیل بھر اور اتحاد اجلاس  
عطا کے بعد شروع ہو کر رات تین چھ اقتداء ہبہ ہو۔

درس قرآن: جسد کو صحیح کی نیاز کی لامست حضرت  
مولانا مفتی محمد جیل خان نے فرمائی 'نیاز کے بعد محترم  
قاری حافظ محمد یوسف علیٰ حیدری ایمان پر حلاوت کے بعد  
ذیہ گھنٹہ مناظر اسلام و درویش منش متاز نہ اہی اسکا  
حضرت مولانا محمد امین صدر لوكاڑی نے حیات سیلی  
علیہ السلام کے عنوان پر احمدہ خیل کیا۔

النعام گھر: نکانہ مطلع شنون پورہ کی عالی مجلس تحفہ ختم  
نبوت کے رہائے اپنے امیر حضرت الحاج عبد الجمید  
رحمانی اور جزل سکریٹری محمد نشین خالد صاحب کی  
سرہ اتنی میں النعام گھر کا انتظام کیا۔ چنانچہ مسجد و مدرس  
کے ساتھ ماحفظ پلاٹ میں انہوں نے مختلف سوالات جو  
عقیدہ ختم نبوت کے تخفیف اور فتنہ کا بیانیت کے استعمال  
پر منی تھے حاضرین سے پوچھتے۔ کچھ جوابات دینے والوں  
کو یقینی انعام دینے کا پروگرام بھی انتخابی فائدہ مند اور  
معلومات افرادگار کا سایب رہا۔

کافر نس اپنی خود ہوتے یادیں چھوڑ کر اقتداء ہبہ ہو۔  
خلاصہ تقدیر: عالی مجلس تحفہ ختم نبوت پاکستان کے  
زیر انتظام ۱۸ اویس سالانہ ختم نبوت کافر نس کے اجتماع  
سے اقتدائی خطاب کرتے ہوئے عالی مجلس تحفہ ختم  
نبوت کے ختم اعلیٰ حضرت مولانا عزیز الرحمن  
جانبدھی نے کہا کہ عالی مجلس تحفہ ختم نبوت گزشتہ  
سال سے مبلغ حضرت مولانا حافظ احمد علیٰ چھوڑ کے  
صرف عمل ہے اور اس کی پالیسی آئین اور قانون کے  
دائرے میں رہے ہوئے قابیانیوں کی ارتادی  
سرگرمیوں سے مسلمانوں کو بچانے کے لئے اقدامات کرنا  
ہے پہلی قسم سے حکومت ادارے اس قدر کی تغییب کے  
احساس سے عاری ہیں اس لئے تو آئین پر عملدرآمد نہیں  
ہوتا جس کی وجہ سے قابیانیوں کی سرگرمیوں سے  
مسلمانوں میں اشتعال پیدا ہوتا ہے اس لئے حکومت  
 CABINETS کی ارتادی سرگرمیوں کو آئین کے مطابق  
دو کے اور مسلمانوں کو گراہی سے چانے کے لئے  
اقدامات کرے۔ جیعت علماء اسلام کے جزل سکریٹری  
مولانا عبد الغفور حیدری نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ  
مولانا امیر کافر نس کا ایمان پر حضور جده مختار  
امیریکہ اور یورپ پاکستان میں مذہب کے خواص سے  
جس طرح مداخلات کر رہے ہیں وہ قابل تشویش ہے۔ ان  
ملائک کے ارباب حکومت قابیانیوں سے تعلق قوانین  
کے سلطے میں ہے جا تھیڈ کر کے باذداالتی رہجے ہیں۔  
مسلمانوں پاکستان ان کے اس رویہ کی نہاد کرتے ہوئے  
 واضح کر رہا ہے ہیں کہ قابیانیوں کے سلطے میں کی باذاد  
برداشت نہیں کیا جائے گا اور ہم اپنے نہیں قوانین  
خصوصاً قابیانیوں سے متعلق تراجم اور توہین رسالت  
قوانین کی خلافت کے لئے کسی حکم کی تربیان سے درجی  
نہیں کریں گے۔ عالی مجلس تحفہ ختم نبوت کے ہب  
امیر مرکزیہ حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدھلہ  
نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ مرزا غلام احمد قابیانی نے  
۱۹۰۸ء میں جہود اعمیٰ نبوت کر کے قابیانیت کی بیاد  
رکھی بھی اس نے تکمیل ہو دو اور بھی مددی کا دعویٰ کیا۔  
آن اس کے بعد کار دنیا میں مسلمانوں کو

حکومت ان کے خلاف آئیں لور گاؤں کے مطابق کارروائی کرے۔ جمیعت علماء اسلام کے قائد مولانا فضل الرحمن نے اپنے پیغام میں کہا کہ عالمی مجلس تحفظ نبوت کو یہ کریمۃ جاتا ہے کہ اس نے ملک سے فرقہ داریت کا خاتمه کیا اور اس کے پیش قارم سے تمام مکتب فکر کے علماء کرام عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے کوشش رہی ہیں۔ جمیعت علماء اسلام عالمی مجلس تحفظ نبوت سے وہ مدت ایک جماعت ہے جس نے تحریک ختم نبوت ۱۹۷۳ء میں مولانا مفتی محمد وکی قیادت میں امام کردار ادا کی۔ آج امریکہ اور بیرونی ملک کر اسلام کو منانے کے درپر ہو گئے ہیں اُنہیں مدرس کو وہشت گرد قرار دے کر لوگوں کے دلوں میں ان سے نفرت پیدا کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے اب اس سعی کا شاخ طالبان کی طرف سے وہی کو ختم کرنے کے لئے جاؤں کا ذریعہ پیش کیا ہے اسی طبقے میں اپنے محسن ملک میں کس طرح وہشت گردی کی سر پرستی کر سکتے ہیں۔ دراصل امریکہ کی مخالفت کی وجہ سے دینی قوتوں میں قادیانیوں کی ارتکاوی سرگرمیوں کو ہاکام کر دیں گی۔ جائشِ خلق القرآن مولانا اشرف علی نے کہ ہندی تاریخ قربانیوں سے عبارت ہے تم آنکھہ ہی عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے کسی قربانی سے درج نہیں کریں گے۔ مولانا علامہ رحمت اللہ نوری نے یہی طالبان کا نہیں قادیانیوں کا ہاتھ ہے اور قادیانی پاکستان کو چلا کر نہیں کے لئے ہر قسم کے احتکان سے القیاد کرتے رہے ہیں حکومت کو اس کا سعدیباب کر رہا ہے۔ قاری طبلی الرحمٰن مدد حامل نے خطاب کرتے ہوئے کہ قاری ایمانیت ایسا ہا سو رہے جس نے ہر جگہ مسلمانوں میں انتشار پیدا کرنے کی کوشش کی ہے اس نے مسلمانوں کو انہی کارروائیوں کا نشانہ بناتے ہیں اور سید ہبیا اللہ شبل نے خطاب کرتے ہوئے کہ عقیدہ

کر رہا ہے خاتما النبی کی تلاذیث کی جاں ہے مرزا غلام احمد قادیانی کے غصہ قدم پر ٹپٹے ہوئے گورہ شاہی اور یوسف کذاب نے بھی تلاذیح کی تشبیر شروع کر رکھی ہے۔ امام محمدی کی آمد کی پاٹگی کی جادی ہے کہاں میں حضور اکرم ﷺ کی توبیہ کی جادی ہے اس نے ان لوگوں پر ۲۹۵-۲۹۶ء کے تحت مقدمہ درج کر کے ان پر پاٹگی عائد کی جائے جمیعت علماء اسلام کے مولانا محمد عبداللہ نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ذہبی قتوں کو عالمی مجلس تحفظ نبوت کے پیش قارم سے مشترک ہجود جمد کرنی ہا ہے۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد امین صدر لاکڑوی نے کہا کہ سادہ بوج مسلمانوں کو مختلف حربوں کے ذریعہ و نغا کر اور خاتم النبی کی تلاذیح کی تحریک کر کے جھوٹے مدی نبوت اپنے چال میں پھنساتے ہیں جس کی وجہ سے دنیا کے ایک ارب تک کروڑ مسلمانوں کی فرشت سے خارج ہوئے اور قوی انسپکٹر پاکستان اور دنیا کی قائم عدالتوں نے ان کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا اور آخرت میں ان کا کوئی حصہ نہیں ہوا۔ اس نے قادیانی مخصوص راستے سے فکل کر قرآن کریم کی دو سو آیات اور سیکھوں احادیث نبویہ کا مطالعہ کریں ان کو اندرازہ ہو جائے گا کہ اس نے اسی میں اس نے دنیا کے آخرت کی قلا جان کے لئے کہا کہ آنحضرت نبی مسیح موعود ﷺ کا دنیا کے ذریعے کلے ہوئے کہا کہ خلاصہ ملک کے تعلق کے لئے ہر قسم کی قربانی دیں گے۔ مولانا میاں محمد اجلل قادری صاحب نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ہم دینی مدارس کے تحفظ کے لئے ہر قسم کی قربانی دیں گے۔ مولانا میاں محمد اجلل قادری صاحب کے مطابق کارروائی عائد کرنی شایانہ خطاب کرتے ہوئے کہا کہ توہین رسالت ﷺ کا قانون ہمارا اسی اور بیانی قانون ہے اس میں تبدیلی ہو اس کے طریقہ کا میں تبدیلی کی کوئی مجازیت نہیں۔ مسلمان حضور اکرم ﷺ کی علیت کے لئے جائیں قربان کر سکتے ہیں جن کی قسم کی سو ایسا یاری برداشت نہیں کر سکتے۔ مولانا سید چوائی شبل نے خطاب کرتے ہوئے کہ قاری ایمانیت ایسا ہا سو رہے جس نے ہر جگہ مسلمانوں کے لئے ہر قسم کے احتکان سے القیاد کرتی ہے جیسے میں نیکست بک ہو رہا قادیانی محمد امیر طاہر کو مقرر کیا گیا ہے۔ پی آئی اے کے چیف پاٹک اور ہائیس سے زائد پاٹک قادیانی ہیں اور وہی آئی پی زیوٹی قادیانیوں کی لگائی جاتی ہے، جس کے ذریعہ جرمن شرطیوں میں داخل ہوتے ہیں ان کے خلاف کارروائی کی جائے مولانا اللہ ولی مسلمان نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ سید ہبیا اللہ جو ٹھہر کر پاکستان کو بدھ کرنے کی کوشش

قانون کی اس محلی بغلت شریعت کوثرت لور پریم کوت کے فیصلوں سے انحراف پر تحریکی جماعت کو خلاف قانون قرار دے کر اس کے تهم فائز گئی مرکاڈ مبینہ کے جامیں۔

۲۷۔۔۔ یہ اجتماع امریکہ کی جانب سے قادیانیوں سے متعلق آئنی ترمیم لور تو ہیں رسالت سے متعلق قانون والہیں لینے کے لئے مسلسل مطالبہ کو پاکستان کے اندر ولی محاذات میں مداخلت تصور کرتا ہے۔ یہ اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ امریکہ لور قادیانیوں کے دمیر خواری ممالک دخیردار کیا جائے کہ وہ ہمارے دینی محاذات میں بے جا و بخت سے باز رہیں۔ خیر یہ اجتماع حکومت کو اگلا کرتا ہے کہ تھوڑا ہاؤں رسالت کے قانون و نفڈ ۲۹۵-ی میں کوئی ترمیم و تصحیح برداشت نہیں کیا جائے گی لور تھی اس قانون کو غیر مذہبیانے کے ضمن میں اس کے طریقہ کار میں تبدیلی کو برداشت کیا جائے گا۔

۲۸۔۔۔ یہ اجتماع قادیانیوں کے مرکز رہہ کا ہم تبدیل کر کے "چاپ بگر" رکھنے پر بخوبی اسکلی لور صوبائی حکومت کو خراج قیسین پیش کرتا ہے اس سلسلہ میں یہ وضاحت ضروری ہے کہ لورہ شر کے ہم کی تبدیلی کیش قادیانی دشمنی کی جیادا پر نہیں بخود تحریکی جماعت کی جانب سے قرآن مجید میں حضرت میثی علیہ السلام کے مقام والادت کے لئے اقتضا "لورہ" کو مرزا غلام احمد قادیانی کی سیجت کے لئے استعمال کرنے کی بنا پر ضروری تھی نام کی تبدیلی سے قادیانیوں کے حقوق ملاڑ ہونے کا کوئی اختلال نہیں ہے۔

۲۹۔۔۔ یہ اجتماع مطالبہ کرتا ہے کہ دریائے چناب پر قیری ہوئے والے نئے پل کو ایمیر شریعت یہد علیہ اللہ شاد خالی کے ہم سے منسوب کیا جائے۔

۳۰۔۔۔ یہ اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ بلوچستان کے علاقہ تربت میں ذکری قند کے خود ساختہ ایجاد کے ذریعہ اس امر کا اعلان کیا ہے کہ وہ اپنے اپ کو اقلیت حلیم نہیں کرتے وہ ایسے انتخابات میں اشتہار کے ذریعہ اس امر کا اعلان کیا ہے کہ وہ اپنے ذکریوں کو ان کے مخصوص خود ساختہ لور کر کہ وہ عقائدی

کرتا ہے لور مطالبہ کرتا ہے کہ کلیدی عمدہ لور فائز قادیانی افسروں کو بالاخوص پاک مسلم انجمن سے نکالا جائے کیونکہ ان کے نہ ہی عقیدے کے مطابق جملہ حرام ہے۔

۳۱۔۔۔ یہ اجتماع حقوق انسانی کی مختلف تبلیغات کی طرف سے پاکستان میں بننے والی اتفاقیوں خاص طور پر قادیانیوں پر نہایت جانے والی مظالم کے بے جواب اسلام کی تردید کرتے ہوئے حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ ایک مخصوص زندہ علی قائم کیا جائے جو غیر جانبدارک حقیقات کر کے حقیقی رپورٹ تیار کرے۔ یہ رپورٹ سرکاری طور پر ان تمام ممالک کو بھی جانے جیسا قادیانی مختلف جماعوں بینماں لور جھوٹے اسلام کی جیل پر سیاسی پہنچ ماحصل کرتے ہیں۔

۳۲۔۔۔ یہ اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ چناب مگر سلسلہ رہوں میں "بناعت احمدیہ" کو دی جانے والی سرکاری اراضی کی لیز منسوخ کر کے یہاں کے قامیں رہائی کا مالک کو مالک حقوق دیے جائیں تاکہ وہ معاشرت لور آئڑت کا بہتر فعلہ کر سکے۔

۳۳۔۔۔ یہ اجتماع مطالبہ کرتا ہے کہ قادیانیوں لور مسلمانوں کے درمیان حد افیاز قائم رکھنے کے لئے شاخی کارڈ میں مذہب کے نام کا اضافہ کیا جائے۔ علاوہ ازیں شاخی کارڈ میں مسلمان، قادیانی، عسائی، یہودی، ہندو کی تصریح کی جائے تاکہ قادیانی حکومت نے سکیں لور اپنے آپ کو مسلمان نامہ کر کے مکہ مدینہ میں پہنچ کر جریئن شریفین کا اتفاق پاہل نہ کر سکیں۔ قادیانیوں کی شافت اس لئے بھی ضروری ہے بخوبک سودوی حکومت نے غیر مسلم قادیانیوں کا اعلاء اپنے ہاں منسوج قرار دے رکھا ہے۔

۳۴۔۔۔ قادیانی جماعت نے قوی و صوبائی اسکلی میں مخصوص اقلیتیں نہیں کے انتخابات کے لئے بیانات کر رکھا ہے۔ انتخابات کے موقع پر بعض قوی انتخابات میں اشتہار کے ذریعہ اس امر کا اعلان کیا ہے کہ وہ اپنے اپ کو اقلیت حلیم نہیں کرتے وہ ایسے انتخابات میں ذکریوں کو ان کے عقائد اور حیثیت کے خلاف ہے۔ آئین و حصہ لیاں کے عقائد اور حیثیت کے خلاف ہے۔

توحید کے بعد عقیدہ قند نبوت کی سب زیادہ اہمیت ہے اس لئے مسلمانوں کو چاہئے کہ وہ اپنی نئی نسل کو اس کی اچھی طرح تعلیم دیں۔ مولانا میاں محمد احمد قاری نے خطاب کرتے ہوئے علماء اکرم پر زور دیا کہ وہ قادیانیت کی شر انگریزوں کے خلاف عالی مجلس تحفظ ختم نبوت کا بھر پور ساتھ دیں۔ مولانا عبد الکریم ندیم نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ قادیانیت کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں اس لئے ان کا اپنے آپ کو مسلمان کہا آئیں پاکستان کی خلاف درزی ہے حکومت کو اپنا آئنی کردار ادا کرنا چاہئے۔ مولانا محمد اکرم طوفانی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ حساس اور اہم عمدہ لور فائز تحریکی مسلمانوں کو پریشان کر رہے ہیں اس لئے قادیانیوں کو حساس اور کلیدی عمدہ لور سے در طرف کیا جائے۔

### قراردادیں:

۳۵۔۔۔ یہ اجتماع قادیانی قند کے اصحاب کے حصہ میں عالی مجلس تحفظ ختم نبوت کی اندر وہن ویرون ملک کا درگی اور سرگرمیوں کو قیسین کی لگاد سے دیکھتے ہوئے تمام دینی سیاسی جماعتیوں کے ٹکریں سے استدعا کرتا ہے کہ وہ سیاسی و ملکی بحیثیں لور ذاتی مفاہمات سے بلا اثر ہو کر عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ، قادیانیت کی لٹاگی لور مسلمانوں کے باہمی اتحاد و اتفاق کے لئے عالی مجلس تحفظ ختم نبوت کی بھر پور معاونت فرمائیں اور شیخ الشیخ حضرت مولانا ذوال اذاجہ خان محمد صاحب رامت بر کا جنم کی قیامت میں مشترک جدد جدد میں حصہ لیں۔

۳۶۔۔۔ یہ اجتماع افغانستان میں طالبان کی حکومت کی کمل تائید و حمایت کرتے ہوئے ان سے ایکل کرتا ہے کہ وہ افغانستان کی قیمہ و ترقی کے لئے خانہ جنگی کے خاتر کے لئے بھر پور کردار ادا کر جے ہوئے پائیدار امن لور سیاسی انتظام قائم کریں، کیونکہ "حکم افغانستان عی پاکستان کی سالیت وحدت لور مضمون دفاع کی ضمانت ہے۔

۳۷۔۔۔ یہ اجتماع مختلف سرکاری و نہم سرکاری اداروں میں گھمے ہے۔ قادیانی افسروں کی تینتاںی بر تشویش کا اعلان

باقیہ: ختم نبوت کا نظر نس پڑاب گر

عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ ہر مسلمان کے ایمان کا بیوادی حصہ ہے،  
فتنہ قادریانیت کو انگریز سارمناج نے اپنی سیاسی ضرورت کے پیش نظر جنم دیا تھا،  
قادیریانیت کا نہ ہب سے دور کا بھی واسطہ نہیں ہے،  
قادیریانیوں کا ہر سطح پر مکمل بایکاٹ کر کے غیرت ایمانی کا ثبوت دیا جائے  
”ختم نبوت کا نظر نس“ کروڈی سے علماء کرام کا خطاب

انہوں نے کماکر بر صیریں انگریز سارمناج نے اپنی  
مورو ۲۳ / اکتوبر بروز اتوار عالی مجلس تحفظ ختم  
سیاسی ضرورت کے تحت اپنے ایک خاندانی غلام،  
مرزا غلام احمد قادریانی سے نبوت و رسالت کا دعویٰ  
خبوت کروڈی طبع خبر پور میرس کے زیر انتظام  
ایک روزہ ختم نبوت کا نظر نس شیخ الحدیث حضرت  
مولانا نور محمد کی صدارت میں منعقد ہوئی، جس سے  
عالیٰ مجلس کے رہنماؤں علامہ احمد میال حبدی،  
مولانا نذیر احمد تونسی، مولانا مفتی حفیظ الرحمن،  
مولانا محمد طیب لدھیانوی، قاری اعیاز احمد، مولانا  
خاوم حسین شری، مولانا میر محمد میرک، مولانا خاون  
محمد، مولانا عبد الواحد نے خطاب کرتے ہوئے کماکر  
اسلام کے خلاف ایسی زہر آکو زبان استعمال کی کہ  
جس سے مسلمانوں کے مذہبی بندبیات کو انتباہی  
مجروح کیا۔ انہوں نے کماکر آج بھی تمام اسلام  
و شن طاقتوں سے قادریانیوں کے رابطے ہیں اور ہب  
وقت قادریانی گروہ ملک و ملت کے خلاف سازشیں  
پیدا کر رہا ہے۔ علماء کرام نے کماکر ایمانی غیرت کا  
تھنا ہے کہ ہر سطح پر قادریانیوں کا مکمل بایکاٹ کیا  
جائے مقامی سطح پر قادریانیوں کے ملینین سادہ  
لوح مسلمانوں کو قادریانیت کی تبلیغ کر کے سخت  
اشتعال پھیلائے ہیں۔ انتقامیر نے اگر ان کی تبلیغی  
سرگرمیوں کا سختی سے نوش نہ لیا تو یہاں کے  
حالات کی ایسی تحریک کو جنم دے سکتے ہیں جس  
کے نتیجے میں قادریانیوں کا یہاں رہنا مشکل ہو جائے  
گا۔ کاظم نس صحیح ۹۷ سے شروع ہوئی اور شام ۲  
کر کے چند نوں میں اس فتنہ کو پورا عنکاٹ کر دیا۔  
یعنی تھک باری رہی اور ٹھیں و خوفی انتحام پور ہوئی۔

ماپر غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے۔  
☆..... یہ اجتماع مطالبہ کرتا ہے کہ عالی مجلس تحفظ ختم  
نبوت سندھ کی جانب سے قانونی کارروائی کے بغیر  
ریاض احمد گورہ شاہی کو تحفظ دینے پر تشویش کا انکار کرتا  
ہے۔ یہ اجتماع مطالبہ کرتا ہے کہ ریاض احمد گورہ شاہی کی  
جانب سے لام مددی کا دعویٰ جھر اسود کی لہلات لور  
حضرت مصیل علیہ السلام لور دیگر ہی بھی اگرام ہی تو ہیں کرنے  
پر مقدمہ درج کر کے قراردادی سزاوی جائے۔  
☆..... یہ اجتماع قسطنطینیوں کو سودا صوبائیہ "لوسینیا" تھیں  
والستان نہ رہا مورو قاکل (قراپاں) اور بالخوس کشیر میں  
مسلمان مجاهدین کی یدد و جمد آزادی کی حمایت کرتا ہے۔  
اہمی سلامتی کو نسل اور عالیٰ طیب سے مطالبہ کرتا ہے۔  
کہ مختلف خلقوں اور علاقوں میں مسلم سب پا یہی القیاد  
کرنے والے حمالک کو انسانی حقوق کے حوالے سے  
روکنے کے اقدامات کے جائیں۔  
☆..... یہ اجتماع ملک میں ہونے والے مذہبی وہشت  
گردی کے واقعات پر گرفتے دکھ لورن کا انکار کرتا ہے۔  
نیز یہ اجتماع مطالبہ کرتا ہے کہ وہشت گردی میں ملوث  
تیری قوت کو بے نقاب کیا جائے اور واقعات میں ملوث  
اصل طبعیں کو گرفتار کیا جائے۔  
☆..... یہ اجتماع چاپ گر شریں قادریانیوں کی جانب  
سے ہزار تجہیزات قائم کرنے پر تشویش کا انکار کرتا  
ہے۔ بدی یہ کے گرین پاؤنوں پر انحصار ہد تحریرات جدی  
ہیں جب کہ پورے حلق میں ہزار تجہیزات ختم کے  
چاہے ہیں۔ شر اور سلم کا لوئی چاپ گر میں پاؤنوں پر  
ہزار قبیضہ ہو رہے ہیں۔ مگر نے چپ سادہ رکھی ہے۔  
مگر الانہیں کو ٹک کر رہا ہے، مکان کی تیری حکمل ہونے  
پر بریکیٹ کے حوصل کے لئے رشوت طلب کی جاتی  
ہے۔ قسطنطینیوں کے جانے والے انتشار کی منظوری اور مکمل تیری  
کے بغیر دیبات کیشل کے جانے والے انتشار کی منظوری  
خدا سے سرشاد ہو کر تکوار کی نوک سے ان کا علاج  
کر کے چند نوں میں اس فتنہ کو پورا عنکاٹ کر دیا۔

تاجدار ختم نبوت زندہ مار

مسلم کالونی چناب نگر میں

فرمائے یہ ہادی لانی بعدی

سالانہ

اللہ عزیز سب سے عالیٰ

14 نومبر تا 7 دسمبر 1999ء مطابق 28 شعبان 1420ھ

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی صاحب، حضرت مولانا محمد امین صدر صاحب، حضرت مولانا بشیر احمد الحسینی صاحب  
 صاحبزادہ طارق محمود صاحب، حضرت مولانا اللہ ولیا صاحب، حضرت مولانا زاہد الرشیدی صاحب،  
 حضرت مولانا محمد اکرم طوفانی صاحب، حضرت مولانا عبد اللطیف مسعود صاحب، حضرت مولانا خداوش صاحب،  
 حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبدی صاحب، حضرت مولانا حفیظ الرحمن صاحب، جتاب الحلق اشتیاق احمد صاحب  
 جتاب محمد متین خالد صاحب، جتاب محمد طاہر رضا صاحب

اسلامہ کرم  
کے سمائے  
گرامی:

شعبہ دار المبلغین عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ لاہور - فون: 514122